Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 59

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، محمد ابراہیم سرور

شمارہ 50

شرح چندہ: سالانہ 350 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن 65 کینیڈین ڈالر یا 40 یورو

9 محرم - 1432 ہجری - 16 فتح 1389 ہش - 16 دسمبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

مجالس ذکر کا قیام اور ان کے فضائل و برکات

ارشاد باری تعالیٰ

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّھُمۡ بِالۡغَدٰوۃِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡھَہٗ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡھُمۡ تُرِیۡدُ زِیۡنَۃَ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا۔ (سورۃ الکہف:۲۹)

ترجمہ: اور تو خود بھی صبر کر ان لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں اور تیری نگاہیں ان سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے مختلف راستوں میں گھومتے رہتے ہیں اور اہل ذکر کی محفل کو تلاش کرتے ہیں۔ جب انہیں ایسی جماعت مل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے تو ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کے لئے آؤ۔ پھر وہ فرشتے اکٹھے ہو کر ذکر کرنے والوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ان کی آسمانی دنیا تک قطار لگ جاتی ہے۔ جب وہ واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حالات سے پوری طرح باخبر ہوتے ہوئے بھی ان سے سوال کرتا ہے کہ میرے بندے کیا عرض کرتے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ آپ کی تسبیح کرتے تھے اور آپ کی بڑائی کا اظہار کر رہے تھے اور آپ کی تعریف کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو آپ کی خوب عبادت کرتے، بزرگی اور تسبیح کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ جنت کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! بخدا انہوں نے جنت تو نہیں دیکھی۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر جنت کو دیکھ لیتے تو اس کے اس سے بھی زیادہ حریص ہوتے اور طلب گار ہوتے اور اس سے بھی زیادہ رغبت کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ جہنم کی آگ سے پناہ مانگ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے جہنم دیکھی ہے؟۔ فرشتے جواب دیتے ہیں بخدا انہوں نے جہنم تو نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ خوف زدہ ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اس بات کا گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا اس پر ایک فرشتے نے عرض کیا کہ ان کی جماعت میں فلاں آدمی جواُن میں سے تو نہیں تھا مگر وہ کسی ضرورت سے وہاں آیا تھا، اس کے بارے میں میرے پروردگار آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: یہ ذکر کرنے والے ایسے ہم نشیں ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضائل الذکر)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ذکر الٰہی اور ذکر رسولؐ سے معمور مجالس کے مظہر "جلسہ سالانہ" کی غرض وغایت اور اس کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کیلئے سرگرمی اختیار کریں"

(روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۹۴)

اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں:۔ "حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسے میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف انکو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ کو دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسے میں اس کیلئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے"

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۵۱۔۳۵۲)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہمارے دھرم کا مطلب سلامتی اطاعت اور فرمانبرداری ہے

گذشتہ گفتگو میں ہم نے جناب خوشونت سنگھ صاحب کے مضمون مطبوعہ ہندسماچار جالندھر 2010ء کے اس حصہ کا جواب لکھا تھا جس میں انہوں نے لکھا کہ ''اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ میرے دھرم کا میرے لئے مطلب کیا ہے؟''اور ہم نے اپنے مذہب اسلام کے معنے اور مطلب بیان کئے تھے۔اب ہم مضمون میں درج بعض اور باتوں کا ذکر کریں گے۔وہ لکھتے ہیں کہ میں نے سبھی دھرموں کی بہت سی باتوں پر سوالیہ نشان لگانا شروع کر دیا۔

اس تعلق میں عرض ہے کہ تمام مذاہب اپنی اصلیت اور بنیادی تعلیم کی رو سے صحیح اور درست ہیں اور ہر نبی خدا کی طرف سے توحید کا پیغام لیکر آیا اور اپنے زمانے میں پائی جانے والی خرابیوں اور برائیوں کو دور کرنے کی تعلیم لیکر آیا لیکن اکثریت نے اس کو نہ پہچانتے ہوئے اس کا انکار کر دیا اور اس کی مخالفت پر اتر آئے اور بعد میں مرور زمانہ کے ساتھ اس میں مفاد پرستوں اور مذہب کے نام نہاد لیڈروں اور ٹھیکیداروں نے اس میں پھیر بدل اور بگاڑ پیدا کر دیا اور جو باتیں اپنی طرف سے گھڑ کر مذہب کی طرف منسوب کر دی گئیں ان کو حقیقت سے دور پاتے ہوئے لوگوں نے انکار کر دیا مثلاً ایک طرف تو خدا کو واحد اور تمام طاقتوں کا مالک و منبع قرار دیا لیکن دوسری طرف بتوں کو اس کے برخلاف پا کر کہ وہ تو اپنے اوپر بیٹھی ہوئی مکھی بھی نہیں ہٹا سکتے اور نہ کسی کو نفع اور نقصان پہنچا سکتے ہیں خدا کی صفات بلکہ اس مالک و خالق حقیقی کا ہی انکار کر دیا۔

لیکن قدرت الٰہی کی طرف سے ہونے والی زبردست تبدیلیوں جس پر انسان کا اختیار نہیں جیسے کہ سیلاب زلزلوں وغیرہ سے متأثر ہوکر اور ایک ارتقائی نظام کے مسلسل جاری رہنے اور سائنس کے پختہ ثبوتوں اور ناقابل تردید عقلی دلائل سے اس بات کے ماننے پر مجبور ہوئے کہ واقعی ایک قادر و مالک و خالق ہستی موجود ہے۔جو ہر ایک کی کامل نشو و نما کے لئے تمام ضروریات مہیا کر رہی ہے اور ہر جاندار کو اس کے مناسب حال ایسی جگہوں پر بھی رزق دے رہی ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔اسی طرح ہر ذرہ اس کے موجود ہونے پر گواہ ہے۔

''کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا　بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا''

لیکن اس خدا کا اصلی چہرہ ازخود اپنی عقل سے پہچانا نہیں جا سکتا بلکہ وہ خود اس کا انتظام فرماتا ہے اور ایسے وجودوں کو بھیجتا ہے جو اس طرف راہنمائی کریں۔اور اس بات کے بے شمار ثبوت موجود ہیں جس کی تائید میں سائنس گواہی دے رہی ہے کہ خدا کی ذات یقیناً زندہ موجود اور قائم ہے نہ صرف قائم ہے بلکہ دنیا کا یہ سارا نظام اسی کے حکم پر چل رہا ہے قرآن مجید نے اس کے بہت سے ثبوت دئے ہیں جن میں سے ایک یہ کہ اللہ تمام جہانوں کی ربوبیت کر رہا ہے اور وہ بے اسباب پیدا کرنے والا اور بار بار اپنی تخلیق کو دوہرانے والا اور پھر ہر چیز پر اختیار کلی رکھنے والا ہے۔نیز فرمایا افی اللہ شک فاطر السماوات والارض یعنی کیا خدا کے بارے میں کوئی شک ہوسکتا ہے وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے لھذا مخلوق کو دیکھ کر خالق کو ماننے بغیر چارہ نہیں۔اور آسمانوں و زمین کا نظام نہ صرف جاری ہے بلکہ ہر وقت وسیع ہوتا جا رہا ہے۔نیز فرمایا وھو الواحد القھار وہ اکیلا اور زبردست طاقتوں کا مالک ہے۔اس کی زبردست طاقتوں کا اظہار ہم دیکھ رہے ہیں اور ہر زمانہ کے لوگ دیکھتے آئے ہیں۔پس خدا تعالیٰ کے وجود کے بے شمار دلائل ہیں اور یہ نہ ختم ہونے والا مضمون ہے۔اور جوں جوں اس پر غور کرتے چلے جائیں اللہ پر یقین بڑھتا جاتا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ نام نہاد مذہبی لیڈروں کی مذہب کی غلط تشریح کرنے سے ہی بہت سے دانشور مذہب سے دور جا پڑے ہیں اس لحاظ سے یہ مذہب کا قصور نہیں بلکہ اس کی غلط تشریح کرنے والوں کا قصور ہے۔اسی لئے گذشتہ مذاہب کے بگڑ جانے پر خدا نے ان کی اصلاح کے لئے اپنے فرستادے وقتاً فوقتاً بھیجے۔

پس یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ ہستی باری تعالیٰ کے بیشمار دلائل کی موجودگی میں اس سے انکار کیونکر ہوسکتا ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مذہب اسلام پر صحیح رنگ میں غور نہیں کیا۔یا ان تشریحات کو ہی دیکھا ہے جن سے مذہب اسلام کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔

ہمیں دیکھنا چاہئے کہ جس مذہب کو ہم اختیار کر رہے ہیں کس حد تک اس میں سچائی پائی جاتی ہے کیا وہ خدا کی طرف سے ہونے کا دعوے دار ہے کیا اس کی ہدایت کامل ہے کیا اس پر عمل کر کے ہم دنیا اور آخرت کی فلاح پا سکتے ہیں کیا ہماری زندگی کی تمام ضروریات پوری کرتے ہوئے تمام مراحل و مشکلات کا حل پیش کرتا ہے۔مرنے کے بعد ہمیں اس سے کیا حاصل ہوگا کیونکہ دنیا میں ہم اپنی مرضی سے نہ آئے نہ اپنی مرضی سے جائیں گے۔پس جو اس دنیا میں لایا گیا وہ کس مقصد کے لئے لایا گیا۔یہ مقصد تو وہی بتائے گا جس نے ہمیں پیدا کیا۔کیا ہم نے وہ مقصد پورا کر دیا۔اس دنیا سے جب دوسری دنیا میں جائیں گے تو دوسری دنیا میں کیا ہوگا جبکہ اس دنیا سے جانے کے حقائق ہمارے سامنے ہزاروں سال سے موجود ہیں۔ان سب سوالات کا جواب قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

مضمون نگار لکھتا ہے کہ ''میں نے تو چڑھدی کلا کا راستہ اپنایا ہے کہ ہمیشہ خوش رہا جائے کبھی مرنے کی بات نہ کی جائے''۔حقیقی خوشی کیا ہے اور وہ کیسے حاصل ہوسکتی ہے اور ''چڑھدی کلا'' کا راستہ کیسے حاصل ہوگا۔یہ بھی اپنی مرضی پر منحصر نہیں ہے۔نظام قدرت کے مطابق پیدائش کے بعد بچپن اور جوانی اور بڑھاپا ایک حقیقت ہے اور ''کبھی مرنے کی بات نہ کی جائے'' ناسمجھی اور غلطی ہے موت تو یقینی ہے اس سے ہرگز انکار نہیں ہوسکتا۔ہمیں موت کے بعد کی فکر ضرور کرنی چاہئے۔اسی لئے قرآن مجید فرماتا ہے:یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد یعنی اے ایماندارو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے کیونکہ جو آگے بھیجیں گے وہی حاصل کریں گے۔پس اس کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔کیونکہ اس دنیا سے جانا یقینی امر ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی: ایک صاحب سوامی شوگن چندر نامی جو تین چار سال تک ہندوؤں کی کائستھ قوم کی اصلاح و خدمت کا کام کرتے رہے تھے 1892ء میں انہیں یہ خیال آیا کہ جب تک سب لوگ اکٹھے نہ ہوں کوئی فائدہ نہ ہوگا آخر انہیں ایک مذہبی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز سوجھی۔ان کی کاوش سے اس نوعیت کا پہلا جلسہ اجمیر میں ہوا اس کے بعد وہ 1896ء میں دوسری کانفرنس لاہور میں منعقد کرنے کی تیاری کرنے لگے جس کے انتظامات کے لئے ایک کمیٹی بنائی۔اور کانفرنس کے انعقاد کے لئے 26.27.28 دسمبر 1896ء کی تاریخیں قرار پائیں۔سوامی جی نے جلسہ کا اشتہار دیتے ہوئے مسلمانوں ،عیسائیوں اور آریہ صاحبان کو قسم دی کہ ان کے نامی علماء ضرور اس جلسہ میں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان فرمائیں۔تاکہ مذاہب کے کمالات اور خوبیاں ایک عام مجمع مہذبین میں ظاہر ہوکر اس کی محبت دلوں میں بیٹھ جائے اور اس کے دلائل اور براہین کو لوگ بخوبی سمجھ لیں۔اس کی طرف ترغیب دلاتے ہوئے لکھا ''کیا میں قبول کر سکتا ہوں کہ جو شخص دوسروں کو ایک مہلک بیماری میں خیال کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ اس کی سلامتی میری دوا میں ہے اور بنی نوع کی ہمدردی کا دعویٰ بھی کرتا ہے وہ ایسے موقعہ پر میں جو غریب بیمار اس کو علاج کے لئے بلاتے ہیں وہ دانستہ پہلو تہی کرے؟ میرا دل اس بات کے لئے تڑپ رہا ہے کہ یہ فیصلہ ہو جائے کہ کون سا مذہب در حقیقت سچائیوں اور صداقتوں سے بھرا ہوا ہے اور میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ میں اپنے اس سچے جوش کو بیان کر سکوں''

اس مذہبی جلسہ میں شمولیت کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندوں نے سوامی صاحب کی دعوت قبول کی اور دسمبر 1896ء میں جلسہ ہوا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے کمیٹی جلسہ کی طرف سے اعلان کردہ پانچ سوالوں پر تقریر کی جو کمیٹی کی طرف سے بغرض جوابات پہلے شائع کر دئے گئے تھے۔اور ان کے جوابات کے لئے کمیٹی کی طرف سے یہ شرط لگائی گئی تھی کہ تقریر کرنے والا اپنے بیان کو حتی الامکان اس کتاب تک محدود رکھے جس کو وہ مذہبی طور سے مقدس مان چکا ہے۔سوالات یہ تھے۔۱۔انسان کی جسمانی ،اخلاقی اور روحانی حالتیں۔۲۔انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبیٰ ۳۔دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہوسکتی ہے۔۴ کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے۔۵ علم یعنی گیان اور معرفت کے ذرائع کیا ہیں؟

اس جلسہ میں جو 26 تا 29 دسمبر کو ہوا سناتن دھرم، ہندو دھرم، آریہ سماج، فری تھنکر، برہمو سماج، تھیوسوفیکل سوسائٹی، ریلیجن آف ہارمنی، عیسائیت، اسلام اور سکھ ازم کے نمائندوں نے تقریر کی لیکن ان تمام تقاریر میں سے ایک ہی تقریر ان سوالات کا حقیقی اور مکمل جواب تھی۔جس کا اظہار اس وقت کے دانشوروں نے کیا اور مخالفین بھی عش عش کر اٹھے۔اس وقت کی مشہور اخبارات نے اس کی توصیف میں کالم لکھے اور خبریں شائع کیں۔یہ تقریر سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی تھی جو مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے بلند آواز سے پڑھی۔

یہ مضمون پہلے ''رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب'' لاہور میں من وعن شائع ہوا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے عنوان سے کتابی شکل میں شائع کیا گیا اس کے کئی ایڈیشن اور تراجم اب تک شائع ہو چکے ہیں۔اس مضمون میں بڑی تفصیل سے مذہب اسلام کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔اور تمام سوالات کے جوابات قرآن مجید میں سے ہی دئے گئے ہیں جن سے اسلام کا تمام مذاہب سے اکمل اور احسن اور اتم ہونا ثابت ہوتا ہے۔پس ہمارا مذہب اسلام ہے جو ان خوبیوں کا حامل ہے اور وہ کسی ایسی حرکت کی اجازت نہیں دیتا کہ جس سے کسی دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف ہو خواہ جسمانی خواہ روحانی خواہ ذہنی یہ مذہب سلامتی ہے اپنوں کیلئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی اور سب کیلئے۔اسلئے اس دین پر عمل کرنے سے ہمیں خوشی ملتی ہے اور اطمینان و سکون بھی۔اور دوسروں کے لئے بھی ہم یہی چاہتے ہیں۔

اگرچہ مسلمانوں کی اکثریت نے بھی صحیح اسلام کو چھوڑ دیا ہے اور کئی فرقوں میں بٹ چکے ہیں لیکن اس زمانہ میں خدا کے فرستادے مسیح الزمان و مہدی دوران و موعود اقوام عالم کو خدا تعالیٰ نے بھیج کر اسلام کی صحیح صورت دوبارہ قائم کر دی ہے اور پھر سے تازہ کر دیا ہے بس اسی حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے ہم پیروکار ہیں اور لوگ دن بدن اس میں داخل ہو رہے ہیں اب تک اللہ کے فضل سے دنیا کے 198 ممالک میں اس کے ماننے والے پائے جاتے ہیں اور اب اس سے وابستہ ہوکر ہی سب کی فلاح و نجات ہے۔

پس یہ ہے ہمارا مذہب اور اس کا مطلب اور اسے قبول کرنے کی دعوت عام ہے۔

اسلام زندہ باد! احمدیت پائندہ باد!!

قریشی محمد فضل اللہ

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ جب نبی کے مخالفین کے بارہ میں کچھ بتاتا ہے تو وہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں، اگر ان کیلئے سزا مقدر ہو، اگر اللہ تعالیٰ نے ان سے انتقام لینا ہو تو وہ ضرور لیا جاتا ہے، چاہے نبی کی زندگی میں پورا ہو یا بعد میں۔

آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور اسلام کے مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔

پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔

تبلیغی Leaflets کی تقسیم کے نیک اثرات کا تذکرہ اور اس بارہ میں اہم ہدایات

بعض دوسرے چینل بھی اسلام کی تعلیم پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ایک محدود وقت کے لئے اور پھر اس میں زمانہ کے حکم اور عدل کو چھوڑنے کی وجہ سے ایسی ایسی تشریحات اور بدعات بھی ہیں جو بعض دفعہ تعلیم کی روح کو بگاڑ دیتی ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ 15/ اکتوبر 2010ء بمطابق 15/ اخاء 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفاً ۔فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفاً ۔ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْراً ۔فَالْفٰرِقَاتِ فَرْقاً ۔ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْراً ۔ عُذْراً اَوْ نُذْرًا ۔اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۔وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۔ وَاِذَاالْجِبَالُ نُسِفَتْ۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ (المرسلت:2تا 12)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ قسم ہے پے بہ پے بھیجی جانے والیوں کی۔ پھر بہت تیز رفتار ہو جانے والیوں کی۔ اور پیغام کو اچھی طرح نشر کرنے والیوں کی۔ پھر واضح فرق کرنے والیوں کی۔ پھر انتباہ کرتے ہوئے صحیفے پھینکنے والیوں کی۔ حجت یا تنبیہ کے طور پر۔ یقیناً جس سے تم ڈرائے جا رہے ہو لازماً ہو کر رہنے والا ہے۔ پس جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ اور جب آسمان میں طرح طرح کے سوراخ کر دیئے جائیں گے۔ اور جب پہاڑ جڑوں سے اکھیڑ دیئے جائیں گے۔ اور جب رسول مقررہ وقت پر لائے جائیں گے۔

ان آیات میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے صحابہ کے ذریعے اسلام کے پھیلنے کی خبر ہے جو اپنے نقطہ عروج کو پہنچ کر ان پیشگوئیوں کو روزِ روشن کی طرح واضح کر گئیں وہاں ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے زمانہ اور آپ کی آمد کی پیشگوئی بھی ہے۔ جب صحابہ والا تقویٰ مفقود ہونے کے بعد اسلام کی کشتی کو سنبھالنے کے لئے مسیح موعود اور مہدی موعود نے مبعوث ہو کر پھر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز کر کے اسلام کو، اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کام سرانجام دے کر اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا۔

پس آج یہ آیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی ترقی کی نشاندہی کر رہی ہیں۔ ان آیات میں بیان کردہ کچھ پیشگوئیاں بھی ہیں جو ہم اس زمانہ میں پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں اور دیکھ چکے ہیں اور باقی انشاء اللہ پوری ہونے والی ہیں وہ بھی دیکھیں گے۔ یہ اُس خدا کا کلام ہے جو زمین و آسمان کا مالک ہے، جو سب سچوں سے سچا ہے۔ پس ہمارا خدا وہ خدا ہے جو قادر و توانا ہے۔ جو اپنی عظیم تر قدرت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں مقدر انقلابات کو بھی سچا کر کے دکھا رہا ہے اور دکھائے گا۔ اگر ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم اُس انقلاب کا حصہ بننے کے لئے، اُن نعمتوں سے حصہ لینے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے مقدر کی ہیں اپنی کوششوں کو بھی حرکت میں لائیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا حصہ بننے کے لئے ہمیں اپنے اندر بھی انقلاب پیدا کرنا ہو گا، جس سے ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کا حصہ بن کر ان انعامات کو حاصل کرنے والا بن جائے جو آپ علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مقدر کر دیئے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنی تائیدات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں جو نشانات دکھائے ہیں، دکھا رہا ہے اور دکھائے گا انشاء اللہ تعالیٰ، ان کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفاً فرمایا کہ فرشتوں کے ذریعہ جو تائیدات ہو رہی ہیں، ان کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں شروع ہوا۔ یہ پیغام جو نیکی، پاکیزگی، اعلیٰ اخلاق اور تقویٰ کے پھیلانے اور قائم کرنے کا پیغام تھا۔ یہ پیغام ان نشانات اور تائیدات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ کے ذریعہ بھی پھیلا۔ وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جب دعویٰ کیا تو وہ نہ صرف یہ کہ قابلِ پذیرائی نہ تھا۔ اس کو پوچھا نہیں گیا بلکہ مخالفت کے شدید دور سے یہ پیغام گزرا۔ مخالفتوں کے طوفان کھڑے کئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے پے در پے نشانات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دلائل اور براہین جو خود خدا تعالیٰ کے نشان کا درجہ رکھتے تھے اور آپ کے ماننے والوں کی تبلیغ، یہ سب ایسی چیزیں تھیں جنہوں نے تمام مخالفتوں کے باوجود آہستہ آہستہ نیک فطرتوں کو مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت میں شامل کرنا شروع کر دیا۔ اور آپ کی زندگی میں جماعت لاکھوں کی تعداد تک پہنچ گئی۔ پس خدا تعالیٰ جب اپنے انبیاء بھیجتا ہے تو ان کے پیغام کو پہلے آہستہ آہستہ پھیلاتا ہے اور پھر وہ بڑی تیزی سے ضرب کھاتے چلے جاتے ہیں۔ پہلے پیغام پہنچانے کے وسائل اور ذرائع کم ہوتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ جس تقدیر کو کرنے کا اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ان وسائل اور ذرائع میں بھی اضافہ اور تیزی فرما دیتا ہے۔ پس ایک تو نشانات میں اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں دیکھتے رہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جو بات بھی الہاماً یا رؤیا صادقہ کی صورت میں بتاتا رہا ان میں بھی آپ کے ابتدائی دور میں اور ہر آنے والے وقت میں اضافہ ہوتا رہا جس کے اپنے اور غیر کثرت سے گواہ ہیں۔ مثلاً آپ نے اپنی زندگی میں طاعون کی مثال دی ہے کہ شروع شروع میں یہ نشان کے طور پر ظاہر ہوا۔ بہت معمولی نشان تھا، تھوڑے تھوڑے علاقوں میں ظاہر ہوا۔ اور پھر یہ پھیلتا چلا گیا اور پورے ہندوستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ لیکن جیسا کہ آپؑ نے فرمایا تھا کہ بعض باتیں میرے اس دنیا سے جانے کے ساتھ مقدر ہیں یعنی اس کے بعد ہوں گی جو جماعت کی تائید میں ہوں گی، جن کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اور قدرتِ ثانیہ جو خلافت کا دور ہے، ان میں تم ان باتوں کو پورا ہوتا دیکھو گے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ یہ باتیں جو اَب کی جا رہی ہیں بعض ان میں سے بعد میں پوری ہوں گی۔ ان کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسائل اور ذرائع کو اس زمانہ کے مطابق مہیا فرما دیا اور فرما رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ بعض کام اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کی زندگیوں میں پورے فرماتا ہے اور بعض ان کے جانے کے بعد پورے فرماتا ہے۔ لیکن انبیاء سے جو وعدہ ہوتا ہے، جو الٰہی تقدیر کا حصہ ہوتا ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُم مُّنْتَقِمُوْنَ (الزخرف:42) پس اگر ہم تجھے لے بھی جائیں تو ان سے ہم بہرحال انتقام لینے والے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ جب نبی کے مخالفین کے بارہ میں کچھ بتاتا ہے تو وہ ضرور پورا ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں، اگر ان کے لئے سزا مقدر ہو، اگر اللہ تعالیٰ نے ان سے انتقام لینا ہو تو وہ ضرور لیا جاتا ہے، چاہے

نبی کی زندگی میں پورا ہو یا بعد میں۔ اسی طرح اگر کسی کے بارہ میں خوشخبری ہے، فتوحات کی خبریں ہیں، اگر اس کی اطلاع اللہ تعالیٰ دیتا ہے یا اپنے نبی سے الفاظ کہلواتا ہے تو وہ بھی کچھ زندگی میں اور کچھ بعد میں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو کسریٰ کے سونے کے کنگن کی خوشخبری دی تھی تو اصل میں اس میں ایران کے اسلام کے جھنڈے تلے آنے کی خبر تھی جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پوری ہوئی اور سراقہ کو کنگن پہنائے گئے۔ پس نیکی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق پہلے آہستہ آہستہ پھیلتی ہے اور پھر دائرہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ نبی کی فتوحات آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں اور پھر دائرہ وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور جب دائرہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ان کو پورا کرنے کے لئے پہلے سے تیز اور بہتر حالات پیدا کر دیتی ہے۔ اور ذرائع اور وسائل مہیا ہو کر پھر ان میں تیزی آتی جاتی ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کوئی محدود طاقتوں والا نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے کہ نبی کے زمانے میں بھی نبی سے کئے گئے تمام وعدے اور فتوحات کو اس زمانہ میں اور اس کی زندگی میں پورا کر دے تو کر سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ بعد میں آنے والے بھی ان فتوحات اور انعامات سے حصہ لینے والے بن جائیں۔ پس اس زمانہ کے تیز وسائل ہمیں اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ان کا صحیح استعمال کریں۔ انہیں کام میں لائیں اور صحابہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زمانہ کے امام کے معین و مددگار بن جائیں۔ اور مددگار بن کر اس کے مشن کو پورا کرنے والے ہوں۔ تیز رفتار وسائل اس طرف توجہ مبذول کروا رہے ہیں کہ ہم اس تیز رفتاری کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے اس کے دین کے لئے استعمال کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اگر یہ فرمایا ہے کہ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا اور پیغام کو اچھی طرح نشر کرنے والوں کو بھی شہادت کے طور پر پیش کیا گیا ہے تو یہ پیغام وہ ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور وہ کامل اور مکمل دین جو تا قیامت قائم رہنے والا ہے اس دین کے احیائے نو کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

پس خدا تعالیٰ نے اس نشر کے اس زمانہ میں جدید طریقے مہیا فرما دیئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے پاس آج کل کے وسائل اور جدید طریقے موجود نہیں تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے تبلیغِ اسلام کا حق ادا کر دیا۔ آج کل ہمارے پاس یہ طریقے موجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے زمانہ میں یہ مقدّر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشگوئی بھی فرما دی تھی۔ یہ آیت جو ہے یہ پیشگوئی ہے جس کا دوسری جگہ اس طرح ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر:11) یعنی جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔ پس ایک تو یہ زمانہ کتابیں پھیلانے کا ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور اس وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے روحانی خزائن کا ایک بے بہا سمندر ہمارے لئے چھوڑا ہے اور اس کی اشاعت آپ کے زمانے میں ہوئی۔ آپ کے صحابہ نے بھی اس کو پھیلانے میں خوب کردار ادا کیا۔ ہم صحابہ کے واقعات پڑھتے ہیں کہ کسی نہ کسی صحابی نے کوئی کتاب دوسرے شخص کو دی، اس نے پڑھی، اس کے دل پر اثر ہوا اور اس طرح آہستہ آہستہ لوگ احمدیت میں شامل ہوتے چلے گئے۔ اور ایک قربانی کے ساتھ ان لوگوں نے یہ کام کیا جیسا کہ اسلام کے دورِ اوّل میں صحابہ نے کیا تھا۔ اور پھر یہ لوگ، یہ صحابہ جن کی قسم کھائی گئی ہے، جن کو شہادت کے طور پر پیش کیا گیا ہے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ بن گئے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ والا کردار ادا کیا۔ جس سے یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بن گئے۔

آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور اسلام کے مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں جو تیز تر ہیں۔ کتابیں پہنچنے میں وقت لگتا تھا اب تو یہاں پیغام نشر ہوا اور وہاں پہنچ گیا۔ یہاں کتاب پرنٹ ہوئی اور دوسرے end سے نکال لی گئی۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب، قرآنِ کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر انٹرنیٹ کے ذریعہ، ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج کل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ اور دفاع میں ان کو کام میں لاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ جدید ایجادات اس زمانہ میں ہمارے لئے اس نے مہیا فرمائی ہیں۔ ہمارے لئے یہ مہیا کر کے تبلیغ کے کام میں سہولت پیدا فرما دی ہے۔ اور ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے، ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں، ان کو کام میں لائیں۔ اور اگر اُس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح محمدی کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں، ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔

MTA کی تقریب پر مَیں نے انہیں یہی کہا تھا کہ آج MTA کا ہر کارکن چاہے وہ جہاں بھی دنیا میں کام کر رہا ہے، یا کسی بھی کونے میں جہاں کام کر رہا ہے، وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیغام کو دنیا کے کنارے تک پہنچانے کا کام کر رہا ہے۔ یہ کام تو خدا تعالیٰ نے کرنا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خود آپؑ سے فرمایا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ذرائع بھی پیدا فرمائے ہیں کہ آپ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے اور یہ تمام ایجادات اس کی شہادت دے رہی ہیں۔ لیکن ہم اس سوچ کے ساتھ اگر یہ کام کریں کہ ہم اس تبلیغ کا حصہ بن کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بھی بن جائیں۔ اور یہ اپنے آپ کو دیکھیں کہ آیا ہم بن رہے ہیں کہ نہیں تو تبھی اس کا صحیح حق ادا ہو گا۔ ایسے کارکنوں کو تبھی ان کے حقیقی مقام کا احساس ہو گا جب وہ یہ جائزہ بھی لے رہے ہوں گے۔ اور جب مقام کا احساس ہو گا تو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی جو ذمہ داریاں ہیں اس طرف بھی توجہ پیدا ہو گی۔ صرف ٹیکنیکل مدد یا کیمرے کے پیچھے کھڑے ہو جانا یا پروگرام بنا لینا یا اسی طرح کے دوسرے کام کر دینا کافی نہیں ہو گا بلکہ پھر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے عبادتوں کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ ہر کام کے بہتر انجام کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکاؤ ہو گا اور وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا کو سامنے رکھتے ہوئے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ یعنی عبادتوں کے معیار کے ساتھ عملی کوششیں کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے مسیح کی مدد کرنے کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ اس پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش ہو گی۔ اور یہ بات صرف MTA تک محدود نہیں ہے یا بعض ویب سائٹس پر جواب دینے کے لئے کچھ لوگوں کی ٹیم بنا دی جاتی ہے، ان تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ہر فردِ جماعت کو اس میں کردار ادا کرنا چاہئے۔ صحابہ نے جو حق ادا کیا اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم نے اب تک وقت ضائع کیا ہے یا ہماری توجہ پیدا نہیں ہوئی یا احساس نہیں ہوا تو اب اپنے اندر احساس کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ گو کہ اتمامِ حجت تو ہو چکی ہے لیکن پھر بھی جس حد تک ہم اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں اس کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر اس طرح ہر احمدی اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ہم ایک انقلاب دیکھیں گے کیونکہ زمانہ اب تیزی سے اس طرف آ رہا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا۔ پھر فرق کر کے دکھلانے والوں کی شہادت ہے۔ یہ تبلیغ اور ذرائع کا جو استعمال ہے یہ فرق کر کے دکھا رہا ہے۔ ہر احمدی جو کسی بھی صورت میں تبلیغی مہم میں حصہ لے رہا ہے، فٰرِقٰتِ فَرْقًا کا حصہ ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعے سے، لٹریچر کے ذریعے سے یا MTA کے کارکنان جو براہِ راست اگر نہیں تو اس مشینری کا حصہ ہیں جو یہ کام سرانجام دے رہی ہے۔ اس نظام کا حصہ ہیں جو دنیا میں یہ صحیفے اور کتب نشر کر رہا ہے۔ آج دنیا میں اس نئی ایجاد کی وجہ سے کھیل کود اور لغویات کی تشہیر بھی ہو رہی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا۔ لیکن دوسری طرف اللہ والوں کا ایک گروہ ہے جو نیکی کی باتیں پھیلا رہے ہیں۔ مسیح محمدی کے غلاموں کا ایک گروہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشاں ہے۔

گو بعض دوسرے چینل بھی اسلام کی تعلیم پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ایک محدود وقت کے لئے اور پھر اس میں زمانہ کے حکم اور عدل کو چھوڑنے کی وجہ سے ایسی ایسی تشریحات اور بدعات بھی ہیں جو بعض دفعہ تعلیم کی روح کو بگاڑ دیتی ہیں۔ اب مثلاً یہی سوال جواب کے پروگرام آتے ہیں۔ کسی نے مجھے لکھا کہ فلاں مولوی صاحب یہ تشریح پیش کر رہے تھے کہ عورتوں کے لئے اب پردہ ضروری نہیں ہے کیونکہ قرآنِ شریف میں صرف سینے پر اوڑھنیوں کو لپیٹنے کا حکم ہے۔ کہیں سَر ڈھانکنے کا حکم نہیں ہے۔ حالانکہ بڑا واضح لکھا ہے اور پھر کہہ دیتے ہیں کہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے لئے تھا۔ حالانکہ اسی آیت میں مومنات کے لئے بھی حکم ہے۔ تو بہرحال یہ غلط قسم کی توجیہات پیدا کی جاتی ہیں۔ پھر بدعات پیدا کی جاتی ہیں۔ بہانے بنائے جاتے ہیں کہ کس طرح اسلامی حکموں کو ٹالیں۔ اس طرح یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے، اسلام کی تعلیم ہے اس کی روح کو بگاڑ دیتے ہیں۔

پس اصل تعلیم وہی ہے جو اس غلامِ صادق کے ذریعے پھیل رہی ہے جو زمانے کا حکم عدل ہے۔ اور یہی تعلیم ہے جو حق اور باطل اور صحیح اور غلط اور خالص دینی اور بدعات کی ملونی میں فرق کر کے دکھلانے والی ہے۔ پس مسیح موعود کا کام بطور حکم عدل کے فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا کی حقیقی تشریح کرنا ہے۔ پس ہمیں اس ماحول سے نکل کر جو آج کل دنیا داری کا ماحول ہے اس حقیقی ماحول کو اپنانے کی ضرورت ہے، اس پر قائم رہنے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے پیش فرمایا ہے۔ ورنہ ہم میں اور دوسروں میں تو کوئی فرق نہیں ہے۔ فرق تبھی واضح ہو گا جب ہماری تبلیغ کے ساتھ، جب ہمارے پروگراموں کے ساتھ ہمارے اپنے اندر بھی وہی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہوں گی۔ ہم اپنے نفس کے بھی جائزے لے رہے ہوں گے۔ جو تعلیم دے رہے ہوں گے، جس تعلیم کو سمجھ رہے ہوں گے اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اس کے نمونے بھی دکھا رہے ہوں گے۔ پس اسلام کی جس خوبصورت تصویر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے پیش فرمایا ہے اور جو فرق کر کے دکھایا ہے جو اصل میں وہ تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمائی ہے۔ اسی کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ اسی کی آج ہمیں ضرورت ہے۔

تبلیغ کے ضمن میں مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ لیف لیٹس (Leaflets) تقسیم کرنے کی ایک سکیم بنائی گئی تھی۔ یہاں UK میں بھی اس پر عمل ہوا ہے، دنیا کے اور ملکوں میں بھی ہوا ہے اور دنیا میں اس کا بڑا اثر ہے۔ جماعت کا مختصر تعارف جیسے پیش کیا گیا اور جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیار اور محبت کی تعلیم پیش کی گئی اس نے دنیا میں بڑا اثر دکھایا۔ امریکہ میں بھی مہم ہوئی ہے۔ وہاں تو یہ کہتے تھے کہ شاید ہم کامیاب نہ ہو سکیں لیکن جب انہوں نے Leaflets بانٹنا شروع کئے تو لوگوں نے بڑی خوشی سے اس پیغام کو وصول کیا کہ اسلام کا یہ پیغام تو ہم نے پہلی دفعہ دیکھا اور سنا ہے۔ اور اس بنیاد پر اخبار کے کالم لکھنے والوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ انہوں

نے کہا کہ یہ پیغام جو تم پہنچا رہے ہو اس پیغام کو ہم بھی تمہارے ساتھ تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ کئی کالم نویسوں نے، بڑے بڑے اونچے درجہ کے کالم نویس جو بڑے نیشنل اخباروں کے ٹاپ کے لکھنے والے تھے انہوں نے اس میں حصہ لیا اور پھر اپنے کالم لکھے اور وہ اخبارات لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ وہاں کے لوگ پڑھتے ہیں، Leaflets تو چند ہزار یا سینکڑوں میں تقسیم ہوئے تھے لیکن اخبار کے ذریعہ پھر جماعت کا پیغام لاکھوں کروڑوں میں پہنچ گیا۔ تو یہ ذریعہ بڑا کامیاب ہوا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض انکار بھی کرتے تھے لیکن جب بتایا کہ ہمارا پیغام وہ پیغام نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو بلکہ یہ محبت، پیار اور بھائی چارے کا پیغام ہے تو پھر لیتے ہیں۔ تو ہمارے پیغام میں اور دوسروں کے پیغام میں یہ فرق ہے جو زمانہ کے امام نے ہمیں سکھایا ہے کہ اس طرح تبلیغ کرو۔ بلکہ ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ ایک عورت کو انہوں نے پمفلٹ دیا تو اُس نے بڑے غصے سے دیکھا اور کہا کہ ہیں، یہ کیا مجھے بتا رہے ہو؟ جو نائن الیون کا واقعہ ہوا، تم نائن الیون والے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ ہمارا یہ پیغام نہیں۔ ہم مختلف ہیں۔ خیر اس نے لے لیا اور اس کے بعد پھر تعریف کی۔ پس اس پیغام نے نیکی اور برائی کو بھی واضح کر دیا۔ جہاں احمدیت کا اصل پیغام پہنچا ہے، اسلام کا اصل پیغام پہنچا ہے، وہاں نیکی اور بُرائی کا فرق بھی ظاہر ہو گیا۔ اصل اسلام اور بگڑی ہوئی تعلیم کو بھی واضح کر دیا۔ دنیا کو پتہ لگ گیا کہ اصل اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اور اس سے پھر نوجوانوں میں بھی جرأت پیدا ہوئی۔ امریکہ میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر بعض نوجوان جھجک رہے تھے۔ لیکن جب اجتماع پر انہوں نے سکیم بنائی اور یہ پیش کیا جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض اخباری کالم لکھنے والوں نے بھی شامل ہونے کے لئے کہا۔ جب وہ شامل ہوئے تو لڑکوں میں نوجوانوں میں ایک اعتماد پیدا ہوا اور پھر انہوں نے باقاعدہ سکیم بنا کر اس میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ تو اس طرح جو تھوڑا سا احساسِ کمتری تھا وہ بھی دور ہو گیا۔ کیونکہ نوجوانوں میں اسلام کے نام پر جو دوسروں سے غلط باتیں سنتے ہیں ان میں ہمارے نوجوان بھی ایسے ہیں جن کو اسلام کا پوری طرح علم نہیں، جانتے نہیں، تو ان میں احساسِ کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔ بہر حال غیروں کے منہ سے تعریف سن کر پھر ان میں اعتماد پیدا ہوا۔ یہ ایک ابتدا ہے جو ہوئی ہے۔ اس سے مزید راستے انشاء اللہ تعالیٰ کھلیں گے۔ اس لئے مَیں اس میں یہ نہیں کہتا کہ یہاں بند ہو گیا۔ اب اگلا قدم اٹھایا جائے گا۔ تو اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ چلتا جائے گا۔ جن کے پاس ایک دفعہ یہ پیغام پہنچ گیا اب ان کے لئے سوچنا چاہئے کہ اگلا پیغام کیا دینا ہے؟ ان کو اگلا پیغام کیا پہنچانا ہے؟۔

ایک صاحب نے مجھے کہا کہ کینیڈا میں بھی لیف لیٹ تقسیم ہو رہے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ انڈیا کی کسی جگہ سے ٹیکسٹ میسجز (Text Messages) بھیجے جائیں تو اس سے زیادہ اثر ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ وہاں بیٹھ کر کون سی ٹیم بھیجے گی۔ اور پھر کن کن ملکوں میں بھیجے گی؟ وہاں کے نمبروں کا ڈائریکٹریوں سے اگر پتہ بھی کر لیں گے، ایڈریس لے لیں گے تو پھر بعض قانونی روکیں ہوتی ہیں۔ بہر حال قانوناً یہ غلط ہے کہ کسی کو اگر وہ کوئی پیغام لینا نہیں چاہتا تو وہ پیغام بھیجا جائے۔ گو کہ ان کی نیت نیک ہی ہو گی لیکن یہ پیغام بہر حال اس طرح اثر انداز نہیں ہو سکتا جس طرح خود دینے سے، کیونکہ جب خود آپ دے رہے ہوں گے تو اپنی ایک کوشش بھی بیچ میں شامل ہوتی ہے۔ ایک ذاتی تعلق بھی بنتا ہے۔ پھر جب وہ شخص آپ کو دیکھتا ہے، آپ کا حلیہ دیکھتا ہے آپ کا انداز دیکھتا ہے آپ کی بات چیت کا انداز دیکھتا ہے تو پھر ایک ظاہری شکل سے بھی وہ اندازہ لگا لیتا ہے کہ کس قسم کا شخص ہے؟ اور پرسنل تعلق جب بنتے ہیں تو پھر ان سے رابطے بڑھتے ہیں اور یہی پھر تبلیغ کے ذریعے پیدا کرتے ہیں۔ لٹریچر دینا یا پمفلٹ دینا یا لیف لیٹ دینا تو ٹھیک ہے۔ لیکن صرف فونوں پر ٹیکسٹ میسج دینا ٹھیک نہیں۔ پھر یہ ہے کہ مشن کا پتہ دیں گے تو کوئی آئے کہ نہ آئے۔ ٹیکسٹ میسج دینے سے کمپنیوں کے اشتہار تو دیئے جا سکتے ہیں لیکن جب تک ذاتی تعلق سے اور ذاتی کوشش سے تبلیغ نہ کی جائے یا یہ لٹریچر تقسیم نہ کیا جائے تو پھر میرے خیال میں اس طرح تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رابطے مستحکم ہوں گے تو تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھیں گے۔

پھر یہ بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں اور بعض مسلمان ممالک میں اگر قانونی روکیں ہیں، تو باہر دوسرے ممالک میں جہاں آزادی ہے وہاں وسیع پیمانے پر جماعت کا تعارف کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ جو ہو رہا ہے ہر ملک نے ہزاروں میں یا چند لاکھ میں شائع کئے ہیں اس پر اکتفا نہ کر لیں۔ اس کام کو اب آگے بڑھانا چاہئے۔ ہر سال یہ تعارف لاکھوں میں پہنچنا چاہئے اور جن کو پہنچ گیا ان کو اگلا حصہ پہنچنا چاہئے۔ گویا کہ سارے نظام کو اس میں پوری طرح involve ہونا پڑے گا۔ پھر ان لیف لیٹس کے ذریعے جیسا کہ مَیں نے کہا صرف امریکہ میں نہیں اور جگہوں پر بھی اخباروں نے خبریں دی ہیں جہاں کئی ملین لوگوں میں احمدیت کا پیغام پہنچا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ پس اس مہم کو پہلے سے بڑھ کر جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انتباہ کرنا بھی انبیاء کے کاموں میں سے ایک کام ہے۔ اور پھر انبیاء کے جو ماننے والے ہیں اُن کو بھی ان کے کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔ اس لئے دنیا کو آگاہ کرنا، دنیا کو انتباہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے انذار سے ڈرانا یہ بھی بعض دفعہ ضروری ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا کہ اللہ کا پیغام سنانے والوں کو انتباہ کرنے والوں کے زمرہ میں شامل ہونا بھی نبی کے سچے پیروکاروں کا کام ہے۔ پس ایک پیغام کے بعد دوسرا پیغام اس لئے بھی ہونا ضروری ہے کہ نبی کے سچے پیروکاروں کا یہ کام ہے تا کہ دنیا جو غلط رستے پر چلی ہوئی ہے وہ ان غلط راستوں سے بچ جائے۔ اور یہی الٰہی جماعتوں کا کام ہے کہ دنیا کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش ہوتی رہنی چاہئے۔ پیغام کے دو حصے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا۔ حجت کے طور پر یا تنبیہ اور ہوشیار کرنے کے لئے۔ پس اگر نہ مانیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ بھی آ سکتی ہے۔

اس آیت اور اس سے پہلی آیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ نبی کے نشان مومن اور کافر کے درمیان فرق کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ اس وقت لوگوں کو سمجھ آ جائے گی کہ حق کس امر میں ہے۔ آیا اس امام کی اطاعت میں یا اس کی مخالفت میں؟ یہ سمجھ آنا بعض کے لئے صرف حجت کا موجب ہو گا۔ عُذْرًا یعنی مرتے مرتے ان کا دل اقرار کر جائے گا کہ ہم غلطی پر تھے اور بعض کے نزدیک نُذْرًا یعنی ڈرانے کا موجب ہو گا کہ وہ توبہ کر کے بدیوں سے بعض آویں۔ پس نبی کی سچائی تو بعض لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے لیکن بعض دفعہ ڈھٹائی اور ضد اور اَنا آڑے آ جاتی ہے۔ کچھ تو اللہ تعالیٰ کے حضور حساب دیں گے۔ اللہ پوچھے گا کہ کیوں نہیں مانا؟ اور کچھ کو توبہ کی توفیق مل جائے گی اور مل جاتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ اگر اللہ تعالیٰ رسّی دراز کرتا ہے اور وہ توبہ نہیں کرتے اور اپنی حرکتوں سے بعض نہیں آتے تو پھر ان لوگوں کے انجام کے بارہ میں بھی متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ کہ تم جس بات کا وعدہ دیئے جا رہے ہو یقیناً وہ ہونے والی ہے۔ یعنی یہ انذار کی خبر اگر نہ مانو گے تو انذار ہے۔ اور انذار کے نتیجہ میں اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ (نشان) ظاہر فرماتا ہے اور اگلے جہان میں بھی سزا کی خبر دیتا ہے۔ اور نبی اور اس کی جماعت کے لئے یہ وعدہ ہے کہ آخری فتح اور غلبہ ان کا ہے۔ یعنی تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ میں دو پیغام ہیں۔ مخالفین کے لئے بھی کہ تم اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہو گے، اس دنیا میں عذاب کی صورت میں یا مرنے کے بعد۔ اور نبی اور ان کی جماعت سے جو غلبہ کا وعدہ ہے اس کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ بھی انشاء اللہ پورا ہو گا۔ پس اللہ تعالیٰ نہ ماننے والوں کو فرماتا ہے کہ اگر تم یہ کہو گے، اللہ کے پاس حاضر ہو کر یہ عرض کرو گے کہ ہمیں پتہ نہیں چلا، ہم سمجھ نہیں سکے، ہمیں واپس بھیج دے تو ہم اس نبی کو مان لیں گے، تیرے فرستادے کو مان لیں گے تو اللہ فرمائے گا اب نہیں۔ ایک دفعہ مرنے کے بعد کوئی واپس نہیں لوٹتا۔ اس کے لئے جو انذار تمہیں دیا گیا تھا اب وہی ہے۔ پس یہ ان لوگوں کے لئے بڑا خوف کا مقام ہے جو بلا سوچے سمجھے مخالفت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ زمانہ جس میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ کہ جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ یعنی نام نہاد علماء علم سے بے بہرہ ہو جائیں گے۔ زمانہ کے امام کا انکار کرنے کی وجہ سے اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی اس روشنی سے محروم کر دیں گے۔ طُمِسَتْ کا مطلب ہے مٹا دیئے جائیں گے۔ پس ان کی روشنی تو ہو گی ہی نہیں۔ اور جس کے پاس روشنی نہ ہو اس نے کیا رہنمائی کرنی ہے؟ یہ لوگ تو خوب دنیاداری میں پڑ گئے ہوئے ہیں۔ اگر دیکھیں تو صرف ایک کام ان کا رہ گیا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دو۔ کل سے ربوہ میں بھی پھر ایک ختمِ نبوت کانفرنس ہو رہی ہے۔ نام نہاد ختمِ نبوت کانفرنس۔ جس میں تمام بڑے بڑے مولوی، جماعتِ اسلامی کے امیر بھی اور دوسرے علماء بھی شامل ہوئے ہیں، اور جو اَب تک کی رپورٹیں ہیں، سب تقریروں میں جماعت کے خلاف مغلظات ہی بک رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہیں۔ پس یہ ستاروں کا ماند پڑ جانا عربی محاورہ ہے، جس کا یہی مطلب ہے کہ علماء دین سے بے بہرہ ہو جائیں گے یا لغات میں لکھا ہے کہ جب آفات ان پر پڑتی تھیں تو اس وقت کہا کرتے تھے کہ ستارے ماند پڑ گئے۔ پس یہاں اس کا یہ مطلب ہے کہ علماء تو بے دین ہو کر روشنی کے بجائے اندھیرا پھیلانے والے بن گئے اور لوگوں کو گمراہ کر دیا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے بندہ کے ذریعہ سے جو اتمامِ حجت اور انذار کیا جائے۔ اور اس پر بھی جب انہوں نے توجہ نہیں دی تو پھر اللہ تعالیٰ کی اپنی تقدیر بھی چلتی ہے، قدرتی آفات بھی آتی ہیں۔ رات کے اندھیروں میں تاروں کی چمک اور روشنی جو تھوڑی بہت آتی ہے وہ بھی غائب ہو جاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ زمانہ ہے وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ کہ جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے۔ ایک تو اس کا سائنسی دنیا سے تعلق ہے۔ اس زمانہ میں نئی نئی وسعتوں کا بھی پتہ لگ رہا ہے، نئی کائناتوں کا پتہ لگ رہا ہے، نئے سیاروں کا پتہ لگ رہا ہے۔ پھر آج کل اوزون (Ozone) کی layer میں سوراخوں کا شور ہے۔ بہر حال ان سے تو موسمی تغیرات پیدا ہو رہے ہیں لیکن روحانی دنیا میں بھی اس سے مراد مسیح موعود کے آنے کی خبر ہے۔ کیونکہ علماء کے جب ستارے ماند پڑ جاتے ہیں اور ایسی حالت میں جب اندھیرے پھیل جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادہ کے ذریعے سے روشنی بھیجتا ہے۔ اور اس روشنی کو پانے کے بعد اس فرستادہ کے ذریعہ جماعت قائم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کو بھی اور بعض ان کے ماننے والوں کو بھی الہامات اور رؤیا صادقہ کا اظہار شروع

ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ جب ہمارے فرستادہ کے آنے سے روحانی سلسلہ شروع ہوگا تو علماء روک بن جائیں گے۔ یہ سلسلہ تو شروع ہوگا ہو جائے گا۔ پھر آگے فرمایا یہ علماء روک نہیں بن سکیں گے۔ ان سب کی بقاء اسی میں ہے کہ اس روحانی سلسلہ کو تسلیم کرلیں۔ ان علماء کی اور ان کے پیچھے چلنے والوں کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بڑے بڑے جبال ہیں، جو اپنے آپ کو پہاڑوں کی طرح مضبوط سمجھنے والے ہیں اور حکومتیں بھی ہیں وہ اگر اس فرستادہ کے سامنے کھڑی ہوں گی، اللہ کے پیاروں کے سامنے کھڑی ہوں گی تو پارہ پارہ کردی جائیں گی۔ فرمایا کہ وَاِذَاالْجِبَالُ نُسِفَتْ پہاڑ جڑوں سے اکھیڑ دیئے جائیں گے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ میری جڑیں عوام میں بڑی گہری ہیں۔ یا مجھے فلاں عرب ملک کی بادشاہت کی پشت پناہی حاصل ہے جو اسلام کے محافظ ہیں۔ یا فلاں مغربی ملک کی حکومت کی ہمیں اشیر باد حاصل ہے۔ جب کوئی خدا تعالیٰ کے فرستادے اور اس کی جماعت کے مقابلے پر آئے گا تو نہ عوام کی حمایت کام آئے گی، نہ کسی کی دولت اور مدد کام آئے گی، نہ اپنے قبیلے کام آئیں گے۔ یہ سب لوگ جو اپنے زعم میں پہاڑوں کی طرح مضبوط جڑوں پر قائم ہیں ہوا میں بکھیر دیئے جائیں گے۔ بلکہ جن کی حمایت پر زعم ہے وہ بھی بکھر جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی ہے اور ہم تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تاریخ میں ایسے پہاڑوں کو بکھرتا ہوا دیکھ چکے ہیں۔

پھر اس سورۃ میں سے یہ جو آخری آیت مَیں نے لی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ جب رسول وقتِ مقررہ پر لائے جائیں گے، یہ پھر مسیح و مہدی کی آمد کی پیشگوئی ہے کہ تمام رسول لائے جائیں گے۔ یعنی ایک شخص کھڑا ہوگا جو تمام رسولوں کی نمائندگی کرے گا۔ جس کے آنے کی پیشگوئی ہر پہلے رسول نے کی ہے۔ اپنے اپنے وقت میں انہوں نے کی تھی اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات میں پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بھی فرمایا کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔ یعنی اللہ کا پہلوان تمام انبیاء کے پیرائے میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”میری نسبت براہینِ احمدیہ کے حصص سابقہ میں یہ بھی فرمایا ہے۔ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ۔ یعنی رسولِ خدا تمام گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے پیرایوں میں۔ اس وحی الٰہی کا مطلب یہ ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک جس قدر انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آئے ہیں۔ خواہ وہ اسرائیلی ہیں یا غیر اسرائیلی، ان سب کے خاص واقعات یا خاص صفات میں سے اس عاجز کو کچھ حصہ دیا گیا ہے اور ایک بھی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے خواص یا واقعات میں سے اس عاجز کو حصہ نہیں دیا گیا۔ ہر ایک نبی کی فطرت کا نقش میری فطرت میں ہے۔ اسی پر خدا نے مجھے اطلاع دی اور اس میں یہ بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے جانی دشمن اور سخت مخالف جو عناد میں حد سے بڑھ گئے تھے جن کو طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کیا گیا اس زمانے کے اکثر لوگ بھی ان سے مشابہ ہیں۔“ (ان سے مشابہتیں ہیں پس اگر ان کو ہلاک کیا گیا تو وہ سزائیں اب بھی آسکتی ہیں۔ یہ انذار جو ہے وہ اب بھی قائم ہے)۔ ”غرض اس وحی الٰہی میں یہ جتلانا منظور ہے کہ یہ زمانہ جامع کمالاتِ اخیار و کمالاتِ اشرار ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ رحم نہ کرے تو اس زمانے کے شریر تمام گزشتہ عذابوں کے مستحق ہیں۔ یعنی اس زمانے میں تمام گزشتہ عذاب جمع ہوسکتے ہیں اور جیسا کہ پہلی امتوں میں کوئی قوم طاعون سے مری، کوئی قوم صاعقہ سے، اور کوئی قوم زلزلہ سے اور کوئی قوم پانی کے طوفان سے اور کوئی قوم آندھی کے طوفان سے اور کوئی قوم خسف سے۔ اسی طرح اس زمانے کے لوگوں کو ایسے عذابوں سے ڈرنا چاہئے اگر وہ اپنی اصلاح نہ کریں کیونکہ اکثر لوگوں میں یہ تمام مواد موجود ہیں۔ محض حلمِ الٰہی نے مہلت دے رکھی ہے۔ اور یہ فقرہ کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ بہت تفصیل کے لائق ہے“۔ فرمایا کہ ”جو کچھ خدا تعالیٰ نے گزشتہ نبیوں کے ساتھ رنگا رنگ طریقوں میں نصرت اور تائید کے معاملات کئے ہیں ان معاملات کی نظیر بھی میرے ساتھ ظاہر کی گئی ہے اور کی جائے گی“۔ پس یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ مستقل چل رہا ہے۔ مستقبل کی بھی خبریں ہیں اور کی جائیں گی۔ پھر فرمایا ”کیونکہ زمانہ اپنے اندر ایک گردشِ دوری رکھتا ہے اور نیک ہوں یا بد ہوں بار بار دنیا میں ان کے امثال پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ مَیں ہوں۔ اسی طرح اس زمانہ میں تمام بدوں کے نمونے بھی ظاہر ہوئے، فرعون ہو یا وہ یہود ہوں جنہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر چڑھایا یا ابوجہل ہو سب کی مثالیں اس وقت موجود ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں یاجوج ماجوج کے ذکر کے وقت اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے“۔
(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد نمبر21 صفحہ 116 تا 118)

آپ تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”اے سونے والو بیدار ہو جاؤ، اے غافلو! اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلابِ عظیم کا وقت آگیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا، اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے۔ تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو۔ اور نیز اس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو۔ اور ناحق حقانی سلسلے کے مٹانے کے لئے بددعائیں مت کرو۔ اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بے وقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا۔ اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا۔ اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودہ کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودے کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جب کہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ پھر وہ جو عالم الغیب ہے جو ہر ایک دل کی تہہ تک پہنچا ہوا ہے کیوں ایسا کام کرے گا۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضاء پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔ یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو بہتیرے اس کے نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے“۔ فرمایا: ”کیا تمہاری نظر میں کبھی کوئی ایسا مفتری گزرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ پر ایسا افتراء کر کے کہ وہ مجھ سے ہم کلام ہے پھر اس مدت مدید کے سلامتی کو پالیا ہو۔ افسوس کہ تم کچھ بھی نہیں سوچتے اور قرآنِ کریم کی ان آیتوں کو یاد نہیں کرتے جو خود نبی کریمؐ کی نسبت اللہ جل شانہ فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو ایک ذرہ مجھ پر افتراء کرتا تو مَیں تیری رگِ جان کاٹ دیتا۔ پس نبی کریم سے زیادہ تر کون عزیز ہے کہ جو اتنا بڑا افتراء کر کے اب تک بچا رہے۔ بلکہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال بھی ہو۔ سو بھائیو! نفسانیت سے باز آؤ اور جو باتیں خدائے تعالیٰ کے علم سے خاص ہیں ان میں حد سے بڑھ کر ضدمت کرو۔ اور عادت کے سلسلہ کو توڑ کر اور ایک نئے انسان بن کر تقویٰ کی راہوں میں قدم رکھو۔ تا تم پر رحم ہو اور خدا تعالیٰ تمہارے گناہوں کو بخش دیوے۔ سو ڈرو اور باز آجاؤ۔ کیا تم میں ایک بھی رشید نہیں۔ وَاِنْ لَمْ تَنْتَھُوْا فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِنُصْرَۃٍ مِّنْ عِنْدِہٖ وَیَنْصُرُ عَبْدَہٗ وَیُمَزِّقُ اَعْدَآئَہٗ وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا“۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 53 تا 55)

اگر تم باز نہ آئے تو اللہ اپنی جناب سے مدد دے گا اور اپنے بندے کی مدد کرے گا اور اس کے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور تم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکو گے۔

اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے اور اس پیغام کو سمجھنے والے ہوں اور ہمیں بھی توفیق دے کہ اس پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور دنیا کے بچانے کے لئے جس حد تک کوشش کرسکتے ہیں کرنے والے بنیں۔

منیجر ہفت روزہ بدر سے رابطہ کیلئے
منیجر بدر سے رابطہ کیلئے احباب کرام اس نمبر کو ڈائل کریں: 09914200702

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

منشیات کی مناہی کے متعلق اسلامی تعلیمات

مکرم مولوی شیخ منان صاحب، مبلغ سلسلہ گوداوری (آندھرا)

اسلام میں ساری نشہ آور چیزیں حرام ہیں خواہ وہ شراب ہو یا دیگر نباتاتی یا کیمیائی چیزیں۔ نشہ آور چیزیں انسان کی صحت کو برباد کرنے والی اور اسے ناکارہ کردینے والی ہیں۔ جس قوم اور جس ملک میں زیادہ نشہ استعمال کیا جائے گا، اس میں عمدہ اخلاق نہیں پائے جائیں گے۔ بے شرمی اور بے حیائی کے کام کرنے میں انہیں دلیری ہوگی اور اس طرح سے افراد کی پاکیزگی اور نیکی زائل ہوجائے گی۔ علاوہ ازیں مالی اور جسمانی لحاظ سے بھی اس میں نقصان ہوتا ہے۔ نشہ آور چیزیں عموماً مہنگی ہوتی ہیں اور انسان کو اپنی بہت سی دولت ان کی نذر کرنی پڑتی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ملک کا کروڑوں روپیہ نشہ آور چیزوں کی خرید میں صرف ہو رہا ہے۔ گویا ایک نشہ کے عادی انسان کی بہت سی دولت اس منحوس عادت کا شکار ہوجاتی ہے اور دوسری طرف اس سے انسان کی جسمانی حالت بھی درست نہیں رہتی ہے۔ اس وجہ سے اسلام نے ہر ایک ایسی چیز کو جو نشہ لانے والی ہو، حرام قرار دیا ہے تاکہ انسان مالی اور جسمانی تمام قسم کے نقصانات سے محفوظ رہے۔

شراب کی حرمت:

شراب کی حرمت بتدریج ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے۔ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِھِمَا۔
(البقرۃ:۲۱۹)

یعنی لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ ان کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں بہت گناہ ہے اور لوگوں کو اس کا کچھ فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن اس کا گناہ اس کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں شراب کو صراحتاً حرام قرار نہیں دیا گیا تاہم اس کے گناہ کی طرف اشارہ کرکے اس کی حرمت کی تمہید باندھی گئی ہے۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد کچھ لوگوں نے شراب پینا چھوڑ دیا اور کچھ لوگ پیتے رہے۔ اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔ (النسآء : 44)

یعنی اے ایمان والو! جب تم نشے میں مست ہو تو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو۔ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد شراب پینے والوں کی تعداد کم ہوگئی۔

اس کے بعد آخری وقطعی حکم نازل ہوا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَ نْصَابُ وَالْاَ زْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (مائدہ:۹۰)

یعنی اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور خان اور پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔

یہ شراب کی حرمت کے بارے میں قطعی حکم ہے اس میں صاف طور پر ممانعت فرمائی گئی ہے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ شراب کو بہادیں یہاں تک کہ ایک صحابی کے استفسار پر آپ نے کچھ یتیم بچوں کی شراب کو بھی بہانے کا حکم دیا۔

احادیث میں اس کی حرمت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت ہی واضح الفاظ میں شراب پینے سے لوگوں کو منع کیا ہے اور اسے حرام قرار دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یشرب الخمر ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یجلس علی مائدۃ یشرب علیھا الخمر۔
(طبرانی صحیح الترغیب والترھیب للترمذی باب ۲)

یعنی جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جارہی ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہ حرّم الخمر وثمنھا وَحَرَّمَ الْخِنْزِیر وَثَمَنَہ (ابوداؤد)۔

اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے اور مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے اور سور اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ”ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے (ابوداؤد۔ مسلم)

احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب اور ہر ایک نشہ لانے والی چیز سے منع فرمایا ہے اور ان چیزوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والی اور شیطان کے قریب لانے والی بتایا ہے۔ آج وہ یورپین ممالک جو ان چیزوں کے استعمال میں پیش پیش تھے اور بڑی شوق سے انہیں استعمال کرتے تھے ایک لمبے تجربے نے ان کو بتا دیا ہے کہ یہ نشہ والی اشیا قوم کے اخلاق کو بالکل تباہ کرنے والی ہیں اور ایک وقتی جوش کے سوا انسانی زندگی کو ناکارہ اور بزدل بنادیتی ہیں۔

دیگر منشیات: تمباکونوشی گو شراب کی طرح نشہ آور تو نہیں اور اسے حرام بھی نہیں کہا جاسکتا لیکن اس میں شک نہیں کہ اس میں ایک رنگ کا نشہ ضرور ہے گو وہ ہلکا سا ہے اور آج کل یہ وباء اس قدر تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے کہ شاید اور کوئی چیز اتنی وسعت نہیں رکھتی۔ ہر ایک انسان اس بری عادت کو اختیار کررہا ہے۔ وہ لوگ جو تمباکو یا زردہ، سگریٹ اور گٹکا یا نسوار کے عادی ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہتوں کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ اگر ایک وقت ان کو یہ میسر نہ آئے تو وہ بیمار ہوجاتے ہیں اور جب تک انہیں یہ چیز مل نہ جائے انہیں چین نہیں پڑتا۔ پھر انسانی صحت کے لئے بھی یہ مضر ہے اور منہ میں سے ایک قسم کی بو آتی رہتی ہے اور اسلام کی یہ تعلیم ہے کہ کوئی ایسی چیز کھا کر یا پی کر مساجد اور مجالس میں نہیں آنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

”اے عقلمندو! دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ! تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کردو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس۔، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کیلئے عادت کرلیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزار ہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا کو کوچ کرتے جاتے ہیں۔
(فتاویٰ حضرت مسیح موعود صفحہ ۲۱۱)

علاوہ ازیں تمباکو، زردہ یا سگریٹ وغیرہ میں جو اقتصادی نقصان ہے وہ بہت بڑا ہے۔ کروڑوں روپیہ سالانہ اس بُری عادت کی نذر ہوجاتا ہے اور وہ لوگ جنہیں پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوتی، اس کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ خرچ کردیں گے۔

سستے زہر کا قھر: تعجب کی بات ہے کہ جس طرح موجودہ دور میں مہنگائی بڑھی ہے، اس کے مقابل پر ان منشیات (تمباکو گٹکا، پان مصالحہ، سگریٹ) کی قیمت نہیں بڑھی ہے۔

حقیقت ہے کہ عام طور پر سو روپیہ کلو والی سپاری پان مسالہ وگٹکا بنانے میں استعمال آتی تھی مگر اب اس کی جگہ ۱۵ اور ۳۰ روپیہ کلو ملنے والی سپاری کا استعمال کیا جاتا ہے جو کہ ملیشیا و انڈونیشیا سے منگوائی جاتی ہے۔ ان ملکوں میں اس قسم کی سپاری کو کافی خطرناک مانا جاتا ہے۔ اس مسئلہ امریکہ کے ہاف کینس انسٹیٹیوٹ نے کانپور کے ریجنل کینسر سینٹر کے ساتھ مل کر ہندوستان بھر میں ملنے والے پان مسالہ وگٹکا کی تحقیق کی تو ان میں کینسر بڑھانے والی اشیاء گیمبیا، نکوٹین کے اجزاء پائے گئے۔ گیمبیار ایک قسم کا پتھر ہے جو کہ جانور کے چمڑے کو رنگنے کے کام میں لایا جاتا ہے جس سے کہ چمڑے میں کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ سوچنے کی بات ہے جو کیمیا موٹے چمڑے میں کھچاؤ پیدا کرسکتا ہے وہ ان کو کھانے والے نازک منہ کی چمڑی کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہوگا۔ گیمبیار کا استعمال اسلئے کیا جاتا ہے کہ وہ منہ کے اندر لار زیادہ بناتا ہے۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ گیمبیار ”بکل میوکوما“ کو بڑھاتا ہے۔ اس سے آہستہ آہستہ منہ کا کھلنا بند ہوجاتا ہے منہ کے اندر سفید رنگ کے نشان پڑ جاتے ہیں ان کو کھانے والا ”سمیوکس فائبروس“ کا شکار ہوجاتا ہے جو آگے جاکر کینسر میں بدل جاتا ہے۔ پس اس عادت کا قلع قمع جس قدر جلد ممکن ہو کرنا چاہئے اور نہ صرف خود ہی اس کو ترک کیا جائے بلکہ اپنے اردگرد کے رہنے والے لوگوں کو بھی اس بُری عادت کے ترک کرنے کی تلقین کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں: یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق وفجور کی طرح رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ ہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کرسکتے۔“ (البدر ۱۳ اپریل ۱۹۰۳)

اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو عقل وسمجھ عطا فرمائے کہ اس سستے زہر سے قہر سے خود کو اور اپنی نسلوں کو بچا کر ان کی بقا کے سامان بہم پہنچائیں۔ (آمین)

☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

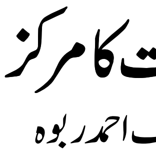

Naseem Khan

(M) 98767-29998
(M) 98144-99289
e-mail : naseemqadian@gmail.com

Ahmad Computers

Deals in: All Kinds of New & Old Computers, Hardwares, Accessories, Software Solutions, Printers, Cartridge Refilling, Photostate Machines etc.

THIKRIWAL ROAD, QADIAN 143516

SONY hp LG Intel Microsoft Canon

تمباکو نوشی اور اس کے مضر اثرات

(مکرم نصیر احمد عارف قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنین کے متعلق فرماتا ہے: ”وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ“ یعنی اور وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔ (سورہ مومنون آیت ۴)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں: ”ہر بُری اور ناپسندیدہ بات کو بھی لغو کہتے ہیں۔ اسلام فرماتا ہے، مسلمان ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام ان کو نہیں کرنا چاہئے جس کا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو اور جس سے زندگی بیکار ہو جاتی ہو“۔ (تفسیر کبیر)

پس اس ضمن میں دیکھا جائے تو تمباکو نوشی بھی لغویات میں سے ہے جس سے سراسر نقصان ہی ہوتا ہے۔ تمباکو نوشی کے متعلق ایک اشتہار سن کر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ:

”اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نو عمر لڑکے نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار اور مبتلاء ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔ فرمایا: اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے لہٰذا اس چیز سے پرہیز ہی اچھا ہے۔“ (الحکم 28 فروری 1903ء)

آج کل تمباکو نوشی عام ہوگئی ہے۔ بلکہ تمباکو، سگریٹ فیشن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بازار میں خوبصورت قسم کے گٹکے مختلف کمپنیوں کی طرف سے عام ملتے ہیں اور ان گٹکوں اور پان مسالوں کی مقبولیت بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ جس طرح سگریٹ، تمباکو اور بیڑی صحت کے لئے نہایت مضر ہے اسی طرح یہ گٹکا اور پان مسالہ بھی صحت کے لئے مضر ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ تمباکو نہیں کھا رہے بلکہ تمباکو آپ کو کھا رہا ہے۔ ہر سگریٹ کے پیکٹ اور گٹکے کے پیکٹ پر یہ صاف لکھا ہوتا ہے کہ ان کا استعمال صحت کے لئے مضر ہے اور یہ کینسر کی مہلک بیماری لگا سکتا ہے۔

سگریٹ کے سلسلہ میں آج سے کئی سال پہلے ڈاکٹر جانسن نے یہ کہا تھا کہ: ”سگریٹ کے ایک سرے پر دھواں اور دوسرے سرے پر بیوقوف“۔ اس دھوئیں کے بہاؤ میں نہ جانے آج تک کتنی زندگیاں بہہ گئیں اور یہ تعداد دن بدن بڑھتی ہی جا رہی ہے۔

اب تک ہوئی میڈیکل کی کھوج سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سگریٹ نوشی سے دل کی بیماری دمہ، پھیپھڑوں کی بیماری، نامردی، لقوہ، مرگی، موتیابند، پیٹ کا السر، تپ دق اور کینسر کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ سگریٹ سے نکلنے والے دھوئیں میں بہت زیادہ تعداد میں مہلک کیمیکلز ہوتے ہیں۔ اور اس دھوئیں سے نکلنے والا نیکوٹین بے حد مہلک ہوتا ہے اگر ہم دھوئیں کو باہر نہ نکالیں تو اس نیکوٹین سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔ نیکوٹین سے بلڈ پریشر ہائی ہوتا ہے اور دل کی دھڑکن بڑھتی ہے۔ اور پھیپھڑوں کا کینسر ہونے کا پورا امکان ہوتا ہے۔ سگریٹ کے دھوئیں میں پانچ فیصد کاربن مونو آکسائیڈ ہوتا ہے جس سے خون کے سیلز میں آکسیجن کی کمی آتی ہے اور خون کو نقصان پہنچتا ہے۔

حاملہ عورتوں کے لئے سگریٹ نوشی بہت زیادہ نقصان دہ ہے۔ اس کی وجہ سے پیٹ میں پل رہے بچے کو بھی بہت نقصان ہوتا ہے اور اسکا وزن کم ہو جاتا ہے اور بچے کا وقت سے پہلے پیدا ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے اور بچے کے اپاہج ہونے کا بھی خدشہ رہتا ہے۔ سگریٹ نوشی سے عورت کو چھاتی کا کینسر بھی ہوسکتا ہے اور وہ بانجھ ہوسکتی ہے۔ پس عورت کو اس سنگین لعنت سے بچنا چاہیئے۔ ان تمام حقائق سے واضح ہے کہ انسانی جسم تمباکو نوشی سے بیماریوں کا گھر بن جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سگریٹ نوشی سے جسم میں چستی آجاتی ہے، تناؤ کم ہو جاتا ہے، دل کو سکون ملتا ہے۔ یہ غلط خیال ہے بلکہ سگریٹ نوشی ہی کی یہ دین ہے۔

کاش ہم سمجھ پاتے کہ سگریٹ نوشی سے نہ تو ہم آسمان میں چھلانگ لگا سکتے ہیں اور نہ ہی سمندر پار کر سکتے ہیں۔ ہاں اس سے ہم خطرناک اور مہلک بیماریوں کو دعوت ضرور دیتے ہیں۔ پس ہمیں غور کرتے ہوئے سگریٹ نوشی وغیرہ بالکل ترک کر دینی چاہیئے تا کہ ہم اپنے ماحول کو بالکل صاف رکھ سکیں اور صحت کو بھی برقرار رکھ سکیں۔ اگر آج ہم مصمم ارادہ کرلیں کہ سگریٹ نوشی یا تمباکو کا استعمال نہیں کریں گے تو ہمارے اس ارادہ کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا۔ ہمارا یہ مضبوط ارادہ ہماری زندگی کو بدل سکتا ہے۔ سگریٹ نوشی سے بچاؤ کے لئے مندرجہ ذیل طریق اپنائیں:

اگر آپ کو قبض ہے تو اسے دور کریں، صبح کے وقت آپ بافراغت قضائے حاجت کریں گے تو آپ کو سگریٹ نوشی کی خواہش ہرگز نہ ہوگی۔ کھانا کم اور ہلکا استعمال کریں۔ اگر آپ دن اور رات کے وقت ایک تولہ ترپھلا چورن استعمال کریں۔ یہ ہرڑ بہیڑا و آملہ کا چورن ہے اور بازار میں عام مل جاتا ہے اس سے آپ کو قبض نہ ہوگی۔

مرچ اور مسالے دار اشیاء کا استعمال نہ کریں اس سے پیٹ میں بھاری پن ہوتا ہے اور پھر سگریٹ نوشی کی خواہش ہوتی ہے۔ گرم گرم دودھ تھوڑا تھوڑا پییں۔ چائے کافی، کولڈ رنک، شراب وغیرہ سے پرہیز کریں۔ یہ اشیاء سگریٹ نوشی کو اُکساتی ہیں۔ اپنے ہاضمہ کو ہمیشہ درست رکھیں ایسی وزنی اشیاء نہ استعمال کریں جو دیر میں ہضم ہوتی ہیں اور ہاضمہ خراب کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ اگر آپ کا ہاضمہ خراب ہوگا تو آپ کو سگریٹ کی خواہش ہوگی۔ سگریٹ پینے سے جسم میں وٹامن سی کی کمی ہو جاتی ہے اس لئے وٹامن سی کا استعمال زیادہ کریں۔ کھانا کھانے کے بعد لیموں پانی استعمال کریں، اس سے وٹامن سی کی کمی بھی دور ہو گی اور سگریٹ کی خواہش بھی کم ہوگی۔

نشہ کرنے والے افراد کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ! تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز ترک کر دو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی، اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔“ (کشتی نوح)

پس ہمیں سگریٹ نوشی ترک کر کے مہلک بیماریوں سے بچنا چاہیئے اور سگریٹ، تمباکو اور دیگر نشہ آور اشیاء کے نقصانات اپنے دوستوں اور حلقہ احباب کو بتا کر اسے چھوڑنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔ اس سے ہم ایک خوبصورت ماحول معاشرہ پیدا کر سکتے ہیں اور بیماریوں کو دعوت دینے کی بجائے ان کو دور بھگا کر صحت مند اور تندرست زندگی گزار سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆

تحریک جدید کا سال نو

اور احباب جماعت بھارت کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ ۵-۱۱-۱۰ میں تحریک جدید کے سالِ نو کا آغاز فرما دیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور انور نے قرآنی آیات بیان فرمائیں اور فرمایا کہ مومن کا خرچ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے ہی ہوتا ہے اور ایک مومن کو یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیا کیا خرچ کر سکتا ہے۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو کہ عملی طور پر دن رات قربانی دے رہی ہے اور اپنے اموال و نفوس دلی اور خلوص سے خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر رہی ہے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کی وارث بن رہی ہے۔ حضور انور نے جماعت کے ان مخلصین کی خدا تعالیٰ کی راہ میں مثال قربانی کا ذکر فرمایا جنہوں نے بہت کم مال اپنی ضرورت کیلئے رکھا اور باقی سارا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔

حضور انور نے اپنے خطبہ میں تحریک جدید کے ۷۷ ویں سال نو کے آغاز کا اعلان فرمایا اور پوزیشن کے لحاظ سے بھارت کی چھٹی پوزیشن کا ذکر فرمایا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل گذشتہ سال کی ۷ ویں پوزیشن سے ایک قدم آگے ہے۔ حضور انور نے اپنے ایک اور مکتوب میں بھارت کی اس پروگریس پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ اسی طرح محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک نے بھی جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی کاوشوں کو سراہا ہے۔ الحمد للہ۔ آپ کی قربانیوں سے ہمارا مجموعی لحاظ سے ایک قدم آگے بڑھا ہے اور انشاء اللہ آپ سب کی مالی قربانیوں سے ہمارا اگلا قدم اور آگے بڑھے گا، اس عزم کے ساتھ خاکسار کی خدمت میں نہایت دردمندانہ طور پر گذارش کرنا چاہتا ہے کہ اب جبکہ نئے سال کے آغاز کا اعلان ہو چکا ہے (یکم نومبر تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء) آپ اپنے گذشتہ وعدہ کو پہلے سے بہت بڑھا کر لکھوائیں نیا بجٹ بننا شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور نے اس نئے سال میں چندہ تحریک جدید کے وعدہ جات کا ٹارگیٹ ایک کروڑ پچاس لاکھ روپے مقرر فرمایا ہے اور شاملین (چندہ دہندگان) کی تعداد کا ٹارگیٹ ایک لاکھ پچاس ہزار مقرر فرمایا ہے۔ غرضیکہ ہماری یہ گزارش ہے کہ اس بار ہم نے اپنی چندہ تحریک جدید کی مالی قربانی کو ہر صورت میں پہلے سے بہت آگے لے جانا ہے اور کم از کم 35% کا اضافہ لازمی اپنے وعدوں میں کرنا ہے تب جا کر ہمارے نئے ٹارگیٹ پورے ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب اس کو پورا کریں گے۔ بس آپ کے پرخلوص تعاون کی ضرورت ہے۔

اُمید ہے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنے حلقہ کے سیکرٹری تحریک جدید سے فوری ملیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان۔ بھارت)

”تاریخ احمدیت حیدرآباد“ جلد اوّل دستیاب ہے

جماعت احمدیہ حیدرآباد نہایت مخلص اور پرانی جماعت ہے اس کی ابتدائی تاریخ اور اہم چنیدہ واقعات اور بزرگ شخصیات کے تعارف پر مشتمل پہلی جلد شائع کی گئی ہے۔ خاکسار اور احمدیہ بک ڈپو قادیان سے رعایتی قیمت پر دستیاب ہے۔ (سید جہانگیر علی 50-2-18 فلک نماز حیدرآباد۔ آندھرا)

بیلجیم سے جرمنی کے لئے روانگی۔ بیت السبوح فرنکفرٹ میں ورود مسعود۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اعلانات نکاح۔ 18 سال سے زائد عمر کے واقفین نَو نوجوانوں کی کلاس۔ وقف زندگی کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کے حوالہ سے ایک خصوصی پروگرام۔ واقفین نَو نوجوانوں کے سوالوں کے جوابات

(جرمنی میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

قسط: دوئم

20 جون 2010ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے مشن ہاؤس کے احاطہ میں نصب مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق بیلجیم سے جرمنی روانگی تھی۔ صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جو نماز فجر کے لئے آئے تھے مشن ہاؤس میں ہی رکے ہوئے تھے بلکہ ان میں سے اکثر نے رات مارکی میں ہی گزاری تھی تاکہ نماز فجر حضور انور کی اقتدا میں ادا کر سکیں اور حضور انور کو الوداع کہہ سکیں۔ ہمارے بعض نومبائع عرب احمدیوں نے بھی رات یہیں قیام کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی روانگی کے بعد ہی یہاں سے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی اور پھر قافلہ بلجیم مشن ہاؤس "بیت السلام" سے فرنکفرٹ (جرمنی) کے لئے روانہ ہوا۔

جماعت بلجیم کی دو گاڑیاں قافلے کے ساتھ تھیں۔ ان میں سے ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ان دونوں گاڑیوں نے بلجیم اور جرمنی کے بارڈر Aachen تک ساتھ جانا تھا اور وہاں سے جماعت جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنا تھا۔

برسلز سے Aachen بارڈر کا فاصلہ 95 میل (150 کلومیٹر) ہے۔ گیارہ بجکر 35 منٹ پر حضور انور کا قافلہ آخن (Aachen) بارڈر پر پہنچا۔ جہاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نائب امیر جرمنی، عدیل عباسی صاحب جنرل سیکرٹری، محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ، یحییٰ زاہد صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری، مظفر عمران صاحب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، فیضان اعجاز صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، عمران ذکاء صاحب نائب صدر دوم خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور استقبال کے لئے آنے والے جماعتی عہدیداران کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر کے لئے امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔ جلسہ سالانہ کی تیاری اور موسم وغیرہ کے تعلق میں دریافت فرمایا۔

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیلجیم سے یہاں تک ساتھ آنے والے احباب مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بیلجیم، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجیم، ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت، راجہ لطیف صاحب سیکرٹری جائیداد، عدیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری سمعی و بصری، فرید یوسف صاحب سیکرٹری صنعت و تجارت مکرم محمود احمد ناصر صاحب سیکرٹری امور عامہ، نعیم احمد شاہین صاحب سیکرٹری وصایا، عزیز احمد طاہر صاحب سیکرٹری ضیافت، ملک خالد ریاض صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مال، توقیر افضل صاحب قائم مقام صدر خدام الاحمدیہ، بشیر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

گیارہ بج کر 45 منٹ پر یہاں سے فرنکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے جماعت جرمنی کے مرکزی مشن ہاؤس "بیت السبوح" فرنکفرٹ کا فاصلہ 164 میل (263 کلومیٹر) ہے۔ یہاں سے جماعت جرمنی کی ایک گاڑی نے قافلے کو Escort کیا۔ دوسری دو گاڑیاں قافلے کے پیچھے تھیں۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح فرنکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب نائب امیر و مبلغ سلسلہ جرمنی، مکرم ادریس احمد صاحب لوکل امیر فرنکفرٹ اور مکرم عبدالسمیع صاحب انچارج مینٹیننس بیت السبوح نے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین سلسلہ بھی حضور انور کے استقبال کے لئے صف آراء تھے۔

فرنکفرٹ ریجن اور دوسری مختلف لوکل امارات سے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بڑی تعداد میں یہاں پہنچے ہوئے تھے اور نماز کے ہال میں حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے ایک واقف نو بچے عزیزم عدنان رائے نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ ایک واقفہ نو بچی عزیزہ نوشابہ رائے نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی، امۃ الجمیل غزالہ صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت لجنہ جرمنی اور مکرمہ صفیہ چیمہ صاحبہ لوکل صدر لجنہ فرنکفرٹ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ نماز کی تیاری کریں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ احباب کی ایک بڑی تعداد نے شرف زیارت حاصل کیا اور حضور انور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت پائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے دفتری ملاقات کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف امور میں ہدایات حاصل کیں۔

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ فرنکفرٹ ریجن کی مختلف جماعتوں کے علاوہ Winnenden, Freiburg, Bielefell اور Dortmun کی جماعتوں سے آنے والی 38 فیملیز کے 122 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور کی خدمت میں اپنے مسائل اور معاملات پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور رہنمائی حاصل کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم میں اور امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں لیں۔ بڑے بچوں کو حضور انور نے قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی اور دعاؤں کے خزانے لیتے ہوئے یہاں سے رخصت ہوئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

21 جون 2010ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوا چار بجے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 39 خاندانوں کے 133 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ علاوہ ازیں بارہ افراد نے انفرادی طور پر ملاقات کا شرف پایا۔

پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ یہاں جرمنی میں فرنکفرٹ اور اس کے اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ Wurzburg, Muhlheim Ruhr, Serlohn اور Ulmadonau کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز ملاقات کرنے والوں میں شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔ عزیزہ درشہوار دردانہ قریشی بنت مکرم محمد غیاث قریشی صاحب کا نکاح عزیزم گلزار لقمان ابن مکرم گلزار احمد صاحب کے ساتھ۔ 2۔ عزیزہ فیروزہ فائزہ بنت مکرم منصور احمد جاوید صاحب کا نکاح عزیزم عطاء الباسط رزاق ابن مکرم عبدالرزاق صاحب کے ساتھ۔ 3۔ عزیزہ حامدہ رضیہ ثمرہ نجم بنت مکرم نصیر احمد نجم صاحب کا نکاح عزیزم عدنان مصطفیٰ ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کے ساتھ۔ 4۔ عزیزہ صباحت مصطفیٰ بنت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کا نکاح عزیزم دانش عظیم ابن مکرم واحد بخش بلوچ صاحب کے ساتھ۔ 5۔ عزیزہ امۃ المتین کاہلوں بنت مکرم منور احمد کاہلوں صاحب مرحوم کا نکاح عزیزم احسان اللہ ابن مکرم ثناء اللہ صاحب کے ساتھ۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بعد ازاں اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

18 سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی کلاس

آج پروگرام کے مطابق 18 سال اور اس سے زائد عمر کے واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد ہونا تھا۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے۔ جہاں واقفین نو، نوجوانوں کی کلاس کا انعقاد ہوا۔ جرمنی بھر سے تقریباً 280 واقفین نو نے اس کلاس میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ یہ وہ خوش نصیب واقفین نو، نوجوان تھے جو تجدید وقف کر چکے ہیں۔ اس کلاس کا موضوع "وقف زندگی" رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم

حافظ فلاح احمد رانا صاحب نے پیش کی۔ بعد ازاں عزیزم محمد حبیب رانا صاحب نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم نعمان احمد خالد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ، اللہ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو، لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

بعد ازاں عزیزم مزمّل احمد بشیر نے وقف زندگی کے حوالہ سے ملفوظات جلد اوّل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

☆......''میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذّت سے حظّ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا، اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچادوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے۔ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا، وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 370)

بعد ازاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام۔

موت اس کی رہ میں گر تمہیں منظور ہی نہیں
کہہ دو کہ عشق کا ہمیں مقدور ہی نہیں

عزیزم ملک عبدالرافع صاحب نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد ''وقف زندگی'' کے عنوان پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات پیش کئے گئے۔ یہ ارشادات ہمارے تمام مبلغین اور معلمین اور دیگر واقفین زندگی احباب اور واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارا اوڑھنا، بچھونا، اٹھنا، بیٹھنا، جاگنا سونا اور چلنا پھرنا انہی ارشادات اور ہدایات کے تابع ہونا چاہئے۔

عزیزم سفیر احمد نجم صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے درج ذیل ارشادات پڑھ کر سنائے۔

اپنی زندگیاں اللہ کی راہ میں وقف کرنے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

☆......''خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک اور جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنالیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنی جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کی افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہوسکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔..........خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھرتے رہیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں''۔ (بدر 3/اکتوبر 1907ء)

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی وقف کرنے کے تعلق میں فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے، اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو اسلام کا سچا مفہوم اور منشاء ہے کوشش کرو.......... خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے کل قویٰ اور خواہشوں کو قربان کر ڈالو اور رضائے الٰہی میں لگا دو..........

اس وقت خدا تعالیٰ پھر ایک قوم کو معزز بنانا چاہتا ہے اور اس پر فضل کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے لئے بھی وہی شرط اور امتحان ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے لئے تھا۔ وہ کیا؟ سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری۔ اس کو اپنا شعار بناؤ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کرلو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہونگی۔......ہم سب ایک عظیم الشان وعدہ کر چکے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور جہاں تک طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ اس وعدہ کو ایفاء کرنے کی پوری کوشش کرو اور پھر خدا تعالیٰ ہی سے توفیق اور مدد چاہو کیونکہ وہ مانگنے والوں کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے''۔

(خطبات نور۔ صفحہ 189)

☆......بعد ازاں عزیزم انس احمد جاوید نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ''وقف زندگی'' کے عنوان پر اقتباسات پیش کئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

''جہاں میں یہ کہتا ہوں کہ زندگیاں وقف کرو وہاں یہ بھی کہتا ہوں کہ خوب سوچ سمجھ کر اس راہ میں قدم رکھو۔ کیونکہ یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ ہم اپنی زندگیوں سے دستبردار ہو گئے۔ بعض عزیزوں رشتہ داروں کی طرف سے مشکلات پیدا کی جائیں گی یا اپنا نفس ہی پیچھے ہٹنے کے لئے کہے گا۔ پس خوب سمجھ کر دعاؤں کے بعد اس راہ میں قدم رکھو۔ پھر یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ جہاں اور جس جگہ چاہو بھیج دو ہمیں انکار نہیں ہوگا۔ اگر ایک منٹ کے نوٹس پر بھی ان کو بھیجا جائے گا تو ان کو جانا پڑے گا۔ اگرچہ یہ بہت بڑا کام اور بہت بڑا ارادہ ہے مگر اس کے انعامات بھی بہت بڑے ہیں۔ اگر کسی کو ایک ہزار روپیہ بھی آمدنی ہوگی تو اس کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور ایسی جگہ جانا ہوگا جہاں صرف دس روپے ملنے کی امید ہوگی۔ اور آباد علاقوں کو چھوڑ کر جنگلوں کے سفر پر جانا پڑے گا۔ شہروں کو چھوڑ کر گاؤں میں رہنا پڑے گا۔ خطرناک موسم ان کو اس ارادہ سے روک نہ سکیں۔ جنگیں ان کے لئے رکاوٹ کا موجب نہ ہوں۔ دشوار گزار راستہ ان کو بد دل نہ کرے۔ بیوی بچوں کے تعلقات ان کے عزم کو ڈھیلا نہ کرسکیں۔ وہ چاہیں تو بیوی بچوں کو لے جائیں یا کہیں رکھیں مگر یہ نہیں ہوگا کہ کہیں کہ ہم ان سے علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ پس جو ان تکالیف کو برداشت کریں گے خدا اُن کی مدد کرے گا اور ان کو بڑے بڑے انعامات کا وارث بنائے گا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 27 ستمبر 1917ء)

☆......''زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین! یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔ جس دن سے تم یہ سمجھ لو گے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 11 جنوری 1935ء)

☆......''ہر واقف مجاہد ہے اور مجاہد پر اللہ تعالیٰ نے بہت ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ ان کو پورا کرنے والا ہی مجاہد کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے.............. ہمارا مقابلہ تو ان قوموں سے ہے جن کے نوجوانوں نے چالیس چالیس سال تک شادی نہیں کی اور اپنی زندگیاں لیبارٹریوں میں گزار دیں اور کام کرتے کرتے میز پر ہی مر گئے اور جاتے ہوئے بعض نہایت مفید ایجادیں اپنی قوم کو دے گئے............ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے کہ جہاں ان کو کھڑا کیا جائے وہ وہاں سے ایک قدم بھی نہ ہلیں، سوائے اس کے کہ ان کی لاش ایک فٹ ہماری طرف گرے تو گرے، لیکن زندہ انسان کا قدم ایک فٹ آگے پڑے، پیچھے نہ آئے۔ ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے، اور یہی لوگ ہیں جو قوموں کی بنیادوں کا کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے متعلق فرماتا ہے کہ ان میں سے ہر آدمی کفن بردوش ہے۔ مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ کہ ان میں سے کچھ لوگوں نے اسلام کی راہ میں اپنی جانیں دے دی ہیں اور کچھ انتظار کر رہے ہیں۔ یہ وقف ہے جو دنیا میں تغیر پیدا کیا کرتا ہے''۔

اس کے بعد عزیزم محمد عمران کاہلوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے وقف زندگی کے بارہ میں ارشادات پیش کئے۔

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''وہ لوگ، جو نوجوان یا بڑی عمر کے مرد یا عورتیں جو خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں وہ اس معنی میں اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا دنیا میں اگر کوئی شخص حقیقی عزت پا سکتا ہے تو محض اپنے رب سے ہی پا سکتا ہے۔ اس لئے اگر ساری دنیا ان کی بے عزتی کے لئے کھڑی ہو جائے اور انہیں برا بھلا کہے تو وہ سمجھتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور وہ عزت کی جگہوں کو خود تلاش نہیں کرتے، نہ عزت و احترام کے فقروں کو سننے کی خواہش ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ اپنے رب کی نگاہ میں عزت حاصل کرلیں۔ اگر ان کا دل اللہ تعالیٰ کے بتانے پر یا اس کے سلوک کی وجہ سے یہ سمجھ لے کہ ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہیں تو وہ ان ساری عزتوں کو جو دنیوی ہیں ٹھکرا دیتے ہیں اور ان سے خوشی محسوس نہیں کرتے کیونکہ حقیقی خوشی انہیں حاصل ہو جاتی ہے۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اس لئے دنیا کے اموال کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی، نہ وہ اس بات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ انہیں دنیا کے رزق دیئے جائیں، نہ وہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے گزاروں میں ایزادی کی جائے کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

پھر ایک واقف زندگی یہ یقین رکھتا ہے کہ حقیقی شافی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس وقت وہ یا اس کا کوئی عزیز جس کے اخراجات کا بار اس پر ہے بیمار ہو جاتا ہے تو اسے اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ نظام سلسلہ یا اس کے اپنے وسائل مہنگی دوا کے متحمل نہیں ہو سکتے بلکہ وہ جانتا ہے کہ شفا دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جب وہ شفا دینے پر آتا ہے وہ مٹی کی چٹکی میں شفا رکھ دیتا ہے۔ غرض ایک واقف زندگی خدا تعالیٰ کی صفات پر یقین رکھتے ہوئے حقیقی توکل اپنے رب پر کرنے والا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی حالت میں اور کسی ضرورت کے وقت وہ کسی اور کی طرف نہیں جھکتا''۔ (الفضل 25/اپریل 1967ء)

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے واقف زندگی بچوں کی تیاری کے سلسلہ میں ہدایات دیں اور والدین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

''وقف زندگی کا وفا سے بہت گہرا تعلق ہے۔ وقف کا معاملہ بہت اہم معاملہ ہے۔ واقفین بچوں کو یہ سمجھائیں کہ خدا کے ساتھ ایک عہد ہے جو ہم نے تو بڑے خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ لیکن اگر تم اس بات کے متحمل نہیں ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ تم واپس چلے جاؤ۔ ایک گیٹ اور بھی آئے گا جب یہ بچے بلوغت کے قریب پہنچ رہے ہوں گے۔ اس وقت دوبارہ جماعت ان سے پوچھے گی کہ وقف میں رہنا چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ تو وہ بھی ایک گیٹ جماعت میں آنے والا ہے جب ان بچوں سے جو آج وقف ہوئے ہیں ان سے پوچھا جائے گا کہ اب یہ آخری دروازہ ہے، پھر تم واپس نہیں جا سکتے۔ اگر زندگی کا سودا کرنے کی ہمت ہے، اگر اس بات کی توفیق ہے کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دو اور پھر کبھی واپس نہ لو، پھر تم آگے آؤ ورنہ تم الٹے قدموں واپس مڑ جاؤ۔ تو اس دروازے میں داخلے کے لئے آج سے ان کو تیار کریں۔ وقف وہی ہے جس پر آدمی وفا کے ساتھ تا دم آخر قائم رہتا ہے۔ ہر قسم کے زخموں کے باوجود انسان گھسٹتا ہوا بھی اسی راہ پر بڑھتا ہے۔ واپس نہیں مڑا کرتا۔ ایسے وقف کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو تیار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم واقفین کی ایک ایسی فوج خدا کی راہ میں پیش کریں جو ہر قسم کے ان ہتھیاروں سے مزین ہو جو خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں اور پھر ان پر ان کو کامل دسترس ہو''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1989ء)

بعد ازاں عزیزم حسنات احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وقف زندگی کے بارہ میں ارشادات پیش کئے۔

☆......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:۔

''آپ لوگوں نے وقف کیا ہوا ہے۔ وقف کا مطلب ہے کہ اب میں آگیا ہوں، اب جہاں چاہیں لگا دیں۔ کیا تو میں نے ماسٹرز ہے، چاہے تو مجھے چپڑاسی لگا دیں یا کچھ اور لگا دیں یا جس کام میں بھی جماعت لے لے۔ یہ روح پیدا کرنی پڑے گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ پی ایچ ڈی کرلی ہے، اجازت دیں کہ ہم دنیاداری کی نوکری کرتے رہیں۔ واقفین جماعت کو اب ہر فیلڈ میں چاہئیں۔ آئندہ جو وقت آرہا ہے ہوسکتا ہے ریسرچ کا کوئی ادارہ جماعت کا اپنا ہو جائے۔ ٹیچنگ کے لئے بہت

سارے چاہئیں۔ قانون میں چاہئیں۔ اکاؤنٹس میں چاہئیں، بزنس کے ماہرین چاہئیں اور اسی طرح مربیان چاہئیں۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا"۔

پھر حضور انور نے فرمایا:۔

"واقف زندگی وہ ہے جو کسی قسم کا بھی مطالبہ نہیں کرتا، جس کی کوئی ڈیمانڈ نہیں ہوتی۔ جو الاؤنس کھانے کے لئے ملے گا اس میں گزارا کرنا ہوگا۔ جس جگہ آپ کو رہنے کے لئے کہا جائے گا جنگل میں اسی جگہ رہنا ہوگا.........اس سوچ کے ساتھ اپنے آپ کو تیار کریں کہ ان علاقوں میں آپ لوگوں نے کام کرنا ہے۔ انجینئر کی حیثیت سے، ٹیچر کی حیثیت سے، مبلغ کی حیثیت سے یا کسی بھی اور فیلڈ میں اگر ضرورت پڑے گی بھیجا جا سکتا ہے..............تو اس لحاظ سے آپ لوگوں کو جو میچور ہو چکے ہیں اور جو پندرہ سال سے اوپر ہیں وہ اس لحاظ سے ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کریں کہ آپ نے اپنے آپ کو جماعت کے لئے پیش کر دینا ہے اپنی تعلیم مکمل کر دینے کے بعد۔ اور یہی وقف کا مقصد ہے اور اس کے لئے واقفین نو کو تھوڑا سا دوسروں سے مختلف بھی ہونا چاہئے۔ وقف نو آپ اس وقت کہلائیں گے جب جماعت کی خدمت میں آ جائیں گے۔ اگر ایک انجینئر بنتا ہے اور اس کو باہر مثلاً تیس ہزار یورو کا سٹارٹ ملتا ہے جو بھی سٹارٹ ہو۔ جماعت میں آ کر اس کو سال میں پانچ چھ ہزار یورو پر کام کرنا ہوگا تو کرنا پڑے گا تبھی وقف ہے۔ اس لئے ساری دنیاوی خواہشات جو ہیں وہ ختم کرنی ہوں گی...............ان ملکوں میں رہتے ہوئے خاص طور پر جب یہ Teenage شروع ہوتی ہے، پندرہ سال سے اوپر، اپنے سکول میں دیکھ کر اپنے ماحول میں دیکھ کر بہت ساری خواہشات بڑھتی ہیں۔ ان خواہشات کو ختم کریں گے تو وقف نو کہلائیں گے...............واقف زندگی کی اپنی جو خواہشیں ہیں وہ کم سے کم ہوں تبھی وقف پورا کر سکتا ہے۔ تو اس لحاظ سے آپ کا دوسروں سے فرق ہونا چاہئے۔ Difference ہونا چاہئے آپ میں اور دوسرے لڑکوں میں۔ نہیں تو وقف کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا"۔

(وقف نو کلاس جرمنی 2008ء)

☆......"ہمیشہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ! ہمیشہ مجھے والدین کا بھی عہد پورا کرنے کی توفیق دے اور مجھے اپنے عہد پورا کرنے کی بھی توفیق دے اور ہر موقع، ہر تکلیف میں، ہر امتحان میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح جواب دینے والے ہوں کہ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْن کہ تو مجھے انشاء اللہ صبر کرنے والوں اور ایمان پر قائم رہنے والوں میں پائے گا۔ اگر آپ اس طرح اپنا عہد نبھاتے رہے تو تبھی آپ وقف کے میدان میں کامیاب اور اللہ کا پیار حاصل کرنے والے ہوں گے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے والے ہوں گے اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنا ہاتھ رکھ کر ہر مشکل سے نکالے گا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر آپ پر ہوگی۔ لیکن ہر قربانی کے لئے تیار رہنا اور ہر قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اس روح کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ماں باپ کا اور اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے"۔ آمین (یکم اکتوبر 2005ء)

عزیزم حسنات احمد نے اپنی گزارشات کے آخر پر جرمنی کے تمام واقفینِ نَو، نوجوانوں کی نمائندگی میں کہا:۔

پیارے آقا! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ "جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کے لئے ترقی کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو وقف کا وہی نمونہ دکھانا چاہئے جو آج سے چودہ سو سال پہلے صحابہؓ نے دکھایا تھا۔ اِس وقت بھی اسلام کے مخالفوں اور دشمنوں کی چھری ہماری گردنوں کی تلاش میں ہے اس لئے میں پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں وہ واقف گردنیں جو برضا و رغبت اپنے آپ کو اس چھری کے نیچے رکھ دیں اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کریں؟..........کہاں ہیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذت، آرام اور عیش کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں"۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 4 مئی 1966ء)

یا امیر المومنین! ہم تمام واقفین نو تجدید وقف کرتے ہوئے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت اسمٰعیل کی طرح سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰہ کا نعرہ لگاتے ہوئے دنیا کی لذت، آرام اور عیش کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہوگی کہ اگر سیدنا وامامنا ہمیں کسی قابل سمجھتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کسی بھی قسم کی خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔

سیدی! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس روح کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ماں باپ کا اور اپنا عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بعد ازاں عزیزم حماد احمد اور عزیزم حنان احمد نے مل کر "پیمان وفا" کے عنوان سے درج ذیل ترانہ پیش کیا۔

ضائع ہم آپ کا پیغام نہ ہونے دیں گے
سرنگوں پرچم ایمان نہ ہونے دیں گے
اپنے اعمال کی تقویٰ پہ بنا رکھیں گے
دعوت فسق کبھی عام نہ ہونے دیں گے
بڑھتے جائیں گے سوئے منزل مقصود مگر
راہ میں سست کبھی گام نہ ہونے دیں گے
خدمت دیں کے عوض نفس کو اپنے ہرگز
ہم کبھی طالب انعام نہ ہونے دیں گے
لاکھ طوفان اٹھیں ظلم کے لیکن دل کو
ناشکیب آپ کے خدام نہ ہونے دیں گے
آپ سے عہد جو باندھا ہے وہ انشاء اللہ
ہم کبھی رسوا سرِعام نہ ہونے دیں گے

☆......واقف نو، نوجوانوں کی طرف سے یہ پروگرام پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اچھا پروگرام بنالیا ہے۔ آپ لوگوں نے نثر میں بھی، تحریر میں بھی اور نظم میں بھی یہ عہد جو کرلیا ہے اب اس کو یہاں صرف مسجد میں یا کسی پروگرام میں آتے ہوئے ذہن میں نہیں رکھنا بلکہ اس کا فائدہ تب ہی ہوگا جب ہر واقف نو ہر وقت، ہر روز صبح اٹھ کر اپنے اس عہد کو یاد رکھے کہ میں وقف نو ہوں کیونکہ اب پندرہ سال کے بعد آپ لوگوں نے خود اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے اور وقف فارم پر کر دیئے ہیں۔ اس لئے اب اس عہد کی جگالی کرنے کی ضرورت ہے۔ روزانہ ہر روز جگالی کریں گے تب ہی آپ کو یاد رہے گا کہ وقف نو ہیں اور یہ صرف وقتی جذبہ نہیں ہے بلکہ آپ نے مستقل مزاجی سے اپنے آپ کو دین کی خدمت کرنے کے لئے تیار کرنا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے بڑی اہم ضرورت، اہم چیز دعا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اس لئے آپ کی ہر صبح باقاعدہ فجر کی نماز کے ساتھ، وقت پر نماز کے ساتھ ہونی چاہئے۔ پھر تلاوت قرآن کریم ہونی چاہئے۔ پھر اس عہد کو ذہن میں دوہرانا چاہئے۔ پھر اس کے بعد آپ کی پڑھائی شروع ہو یا جس جس فیلڈ میں کام کرتے ہیں وہ شروع ہو۔ اگر یہ نہیں تو پھر آپ کا یہ عہد صرف زبانی دعویٰ ہوگا جو مسجد میں آ کے آپ اجلاس میں بیٹھ کر تو کر دیں گے لیکن حقیقت میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس چیز کو یاد رکھیں"۔

واقفین نو کے سوالوں کے جواب

حضور انور نے فرمایا: اب کسی نے کوئی سوال کرنا ہے، کوئی بات پوچھنی ہے تو پوچھ لے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ میں نے گزشتہ سال Abitur کیا تھا۔ حضور انور نے مجھے ڈاکٹر بننے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ لیکن اس سال داخلہ نہیں ملا اور مزید انتظار کرنا پڑے گا۔ ملک ہنگری (Hungary) میں اپلائی کیا تھا وہاں داخلہ ملنے کی امید ہے، کیا میں وہاں چلا جاؤں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ہاں چلے جائیں۔ اگر داخلہ ملتا ہے تو لڑکوں کو جانے میں کوئی حرج نہیں، لڑکیوں کو تو میں روکا کرتا ہوں لیکن لڑکوں کو کوئی حرج نہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں جرمن میں پڑھاتے ہیں۔ طالب علم نے عرض کیا وہاں جرمن میں پڑھاتے ہیں۔ ادھر جرمنی میں مجھے پانچ سال انتظار کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اتنا لمبا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں یا تو دوبارہ اگلے سال کی امید ہو تو ٹھیک ہے ورنہ باہر جا کر پڑھ سکتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

نیز حضور انور نے اخراجات کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ وہاں فیس وغیرہ زیادہ تو نہیں ہے۔ تو طالب علم نے عرض کی کہ والدین انتظام کر دیں گے۔ حضور انور نے فرمایا اگر فیس وغیرہ کا انتظام والدین کر سکتے ہیں یا تمہارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ٹھیک ہے چلے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چیک ریپبلک میں بھی لوگ میڈیسن کے لئے جاتے ہیں۔ UK سے بھی لوگ وہاں گئے ہیں کیا وہاں انگلش میں پڑھا رہے ہیں۔ حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا جی وہاں انگریزی زبان میں پڑھایا جا رہا ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ میں یونیورسٹی میں اکانومی لاء پڑھ رہا ہوں۔ لاء (Law) میں میری پڑھائی اچھی نہیں ہے۔ اکانومی میں اچھی ہے۔ اگر مجھے اجازت ہو اور جماعت کو ضرورت ہو تو کیا میں انٹرنیشنل بزنس پڑھ سکتا ہوں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے بتایا کہ "Economics بزنس" پڑھنا چاہتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے یہ کرلیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ صرف بزنس رہ جائے اور باقی تعلیم ایک طرف ہو جائے۔ نیز فرمایا کہ یہ لکھ کر بھیجیں کہ میں یہ پڑھ رہا ہوں یا پڑھنا چاہتا ہوں اور جب مکمل کرلوں گا تو میں اطلاع دوں گا۔

ایک واقف نو طالب علم نے کہا: کمپیوٹر الیکٹرونکس پڑھنا چاہتا ہوں مجھے بہت شوق ہے اس چیز کے پڑھنے کا۔ میں حضور سے دعا چاہتا ہوں، حضور میرے لئے دعا کریں۔

حضور انور نے فرمایا دعا تو میری ہوگی لیکن آپ کو پڑھنے کا شوق ہے تو محنت بھی کرنی پڑے گی۔

طالب علم نے بتایا کہ میں ابھی الیکٹرانکس کا کام بھی کر رہا ہوں۔ Hnady Repairing اور اس طرح کے دوسرے کام Micro Chips وغیرہ سیکھ رہا ہوں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالب علم نے بتایا کہ میں ڈپلومہ کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے تو کریں لیکن دعا اس وقت ہوگی جب ساتھ خود بھی آپ دعا کر رہے ہوں گے اور پڑھ بھی رہے ہوں گے۔ یہ صرف کہہ دینا کہ ہم نے دعا کے لئے کہا تھا منظور نہیں ہوئی، اگر آپ لوگوں کی اپنی دعائیں ساتھ نہیں ہوں گی تو کوئی فائدہ نہیں لیکن اپنے آپ کو بھی دعاؤں کا پابند کریں۔ ایک طالب علم نے کہا کہ میڈیسن کے تیسرے سمسٹر میں پڑھ رہا ہوں۔ اب Specialize کس میں کروں؟۔ حضور انور نے فرمایا طالب علم کی اپنی دلچسپی بھی ہوتی ہے۔ آپ کی دلچسپی کس میں ہے۔ سرجری میں دلچسپی ہے یا جنرل میڈیسن میں؟ واقف نو طالب علم نے بتایا کہ کارڈیالوجی میں دلچسپی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے اس میں سپیشلائز کریں۔ لیکن پہلے کوالیفائی تو کریں۔ پھر اگلوں کی مرضی ہوگی کہ اس لیول کے آپ ہیں بھی کہ نہیں۔ کیونکہ ان کی بھی تو Preferences ہوتی ہیں۔ جو کالجز، یونیورسٹی، ہاسپٹلز ہیں یہ آپ کو اس میں سپیشلائز کروائیں گے بھی یا نہیں۔ ان کی ایک اپنی Merit List ہوتی ہے۔ اس کے حساب سے وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر اس میں آپ آ جاتے ہیں تو ضرور کریں۔

ایک طالب علم نے بتایا کہ اس وقت چھٹے سمسٹر میں میڈیسن پڑھ رہا ہوں اور نیورو سرجیکل ریسرچ میں پی ایچ ڈی بھی شروع کی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ میڈیسن میں کتنے سال باقی رہتے ہیں۔ Phd کرلیں گے تو کیا آپ کو اس کا کریڈٹ مل جائے گا۔ اس کا عرصہ کم ہو جائے گا۔ اس پر طالب علم نے بتایا کہ یہاں یہ طریق ہے کہ چھ سال کی پڑھائی کے دوران Phd کر سکتے ہیں۔ اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ Phd کی ڈگری مل جاتی ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ Phd کرنے کا مطلب ہے کہ آپ کو ریسرچ کرنے کا شوق لگتا ہے۔ اس لئے اگر آپ Phd کر لیتے ہیں تو پھر ریسرچ میں جائیں۔ ایک واقف نو طالب علم نے دریافت کیا کہ ٹیچنگ کے ساتھ جرمن زبان مضمون کے طور پر رکھ سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جرمن ساتھ رکھ سکتے ہیں تو رکھیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ اس سال Abitur کیا ہے۔ کیا میں یونیورسٹی میں فزکس پڑھ سکتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اگر فزکس میں دلچسپی ہے۔ پھر آگے ماسٹرز کرنا ہے فزکس میں، Phd کرنی ہے اور ریسرچ کا ارادہ لگتا ہے تو ٹھیک ہے ضرور جاؤ لیکن اطلاع ساتھ ساتھ کرنی ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ ایک واقف نو طالب علم نے بتایا کہ فوج میں رہ کر میڈیسن کرنے کا پروگرام ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر فوج کی یہ شرائط بھی ہوں گی کہ پانچ سال، دس سال سروس کرو۔ حضور انور نے فرمایا جو موجود کریڈٹس آپ کے پاس ہیں اس میں میڈیکل میں داخلہ نہیں مل سکتا اور فوج میں جانے کے بعد آپ کو بہتر مل جائے گا تو ٹھیک ہے لیکن ساتھ ساتھ آپ اطلاع کرتے رہیں کہ کیا صورتحال ہے۔ سات سال کی سروس کے بعد یہ نہ ہو کہ اب مجھے بڑے میڈل ملتے جا رہے ہیں۔ میرا High Rank بن رہا ہے تو اب مجھے چھٹی دے دی جائے کہ اب میں فوج میں رہوں۔ یہ تو ارادہ نہیں؟

حضور انور نے فرمایا سات سال تک اجازت ہے اس سے زیادہ نہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ پائلٹ کی تو فی الحال ضرورت نہیں ہے۔ اگر تیسری جنگ عظیم ہو جائے تو شائد ضرورت پڑے ہی نہ، پھر Cyclists اور Horse Riders کی ضرورت پڑے گی۔ ایک طالب علم جس نے IT میڈیا میں کورس کرنا تھا۔ اسے حضور انور نے فرمایا کہ صرف پروگرامنگ کا کورس ہے یا پروڈکشن بھی ہے اور پروگرامنگ بھی فرمایا پڑھ کر پھر واپس آ جاؤ گے۔ وقف جاری رکھنا ہے۔ MTA میں کام آ سکتے ہیں۔ ایک طالب علم کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ترکی زبان پڑھنی ہے تو کیا ساتھ Hebrew نہیں پڑھ سکتے۔ بطور زائد زبان لینی پڑتی ہے تو ساتھ یہ زبان بھی کر لو۔ عربی پڑھنی ہے تو ساتھ ہی Hebrew بھی پڑھو۔ پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفِ نَو، نوجوان کو انعامات عطا فرمائے جنہوں نے وکالت وقف نو کے مقرر کردہ نصاب میں 80 فیصد سے زائد نمبر حاصل کئے تھے۔

عزیزم حسنات احمد اور حماد احمد نے یہ انعامات حاصل کئے۔ واقفینِ نَو نوجوانوں کی یہ کلاس سوا چھ بجے تک جاری رہی۔ (باقی آئندہ)

ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ کے مرکزی وفد کی صدر جمہوریہ ہند سے ملاقات

۲۳/ اکتوبر کو چار رکنی مرکزی وفد جس میں خاکسار سید تنویر احمد صاحب ناظر امور خارجہ قادیان۔ مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ قادیان، مکرم سید عزیز احمد صاحب نائب ناظر امور خارجہ قادیان اور مکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری معلم سلسلہ پر مشتمل عزت مآب مکرمہ پرتبھا دیوی سنگھ پاٹل صاحبہ صدر جمہوریہ سے بمقام راشٹرپتی بھون دہلی میں ملاقات کی۔ اس ملاقات میں وفد نے محترمہ صدر صاحبہ جمہوریہ کو جماعت احمدیہ کے تعارف کے ساتھ ساتھ جماعتی طور پر کئے جانے والے رفاہی وفلاحی کاموں کے بارے میں بتایا اور اسلامی لٹریچر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ نیز جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی دعوت دی۔ دوران ملاقات وفد نے تین ایجنڈے جس میں قادیان کی مجموعی ڈویلپمنٹ کیلئے کوشش۔ قادیان کو بطور مقدس شہر کے اعلان کرنے۔ قادیان تا بیاس ریلوے لائن جس کی منظوری ہو چکی ہے اسے جلد از جلد پائے تکمیل تک پہنچائے جانے۔ جلسہ سالانہ قادیان کیلئے پاکستانی احمدیوں کو خصوصاً زیادہ سے زیادہ ویزے دئے جانے پر مبنی میمورنڈم پیش کیا۔ محترمہ صدر جمہوریہ نے وفد کی باتوں کو بغور سنا اور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اللہ تعالیٰ اس ملاقات کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (سید تنویر احمد ناظر امور خارجہ)

گورونانک دیو یونیورسٹی میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر

مورخہ ۱۵/ اکتوبر کو جناب گورشرن جیت صاحب ریڈر و صدر Department of Guru Nanak Studies ''گورونانک دیو یونیورسٹی'' امرتسر نے محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو ''احمدیہ جماعت کی تاریخ اور تعاون'' کے موضوع پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ اس دعوت پر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے اس موقع پر تقریباً ایک گھنٹہ طلباء اور پروفیسر صاحبان کے سامنے تقریر کی۔ بعد ازاں سوالات کے جوابات دیئے۔ اسی طرح مورخہ ۲۲ نومبر کو یونیورسٹی کانفرنس حال میں ہی حضرت بابا گورونانک دیو جی کے یوم ولادت کے موقع پر بھی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں بھی محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے مع جماعتی وفد شرکت فرمائی۔ اس موقع پر محترم مولانا صاحب کو ''اسلامی روحانیت اور گورونانک دیو جی'' کے موضوع پر خطاب کرنے کا موقع ملا۔

ہردو خطاب میں محترم پرنسپل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کو پیش فرمایا جو آپؑ نے حضرت بابا نانکؒ کے بارہ میں بیان فرمائے ہیں نیز ان بزرگان اسلام کا ذکر کیا جن سے گورو جی کے تعلقات تھے۔ اسی طرح گورونانک جی کی سیرت سے بھی بعض واقعات پیش کئے۔ الحمدللہ اس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ان تقاریب میں محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کے ساتھ محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم وحید الدین صاحب شمس نائب ناظر تعلیم۔ مکرم محمد اکرم صاحب کارکن نظارت امور عامہ، مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری، مکرم گیانی مبشر احمد صاحب خادم، مکرم شمیم احمد صاحب غوری اساتذہ جامعہ احمدیہ اور عزیز شریف احمد صاحب کوثر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان شریک ہوئے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھی یونیورسٹی لائبریری کو تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔

☆......اس کے علاوہ مورخہ یکم اگست بروز اتوار Mahatma Gandhi State institute of public administration punjab کی طرف سے ایک جلسہ گورو انگد دیو کالج کھڈور صاحب (پنجاب) میں ''واتاورن سنبھال'' یعنی تحفظ ماحولیات کے زیر عنوان منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ موصوف نے ٹھیٹھ پنجابی زبان میں تقریر کرتے ہوئے سورۃ الدّخان کی آیت نمبر ۱۱۔ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ کی روشنی میں ماحول کی آلودگی کی پیشگوئی کو وضاحت سے بیان کیا۔ نیز یہ بھی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ وجعلنا من الماء کل شیء حی کہ ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ ہر چیز کی حیات کی بقاء پانی سے وابستہ ہے اگر اسے کھیتوں اور باغات اور فصلوں پر زہریلی دوائیں چھڑک کے نیز دریاؤں میں کارخانوں اور شہری آبادیوں کی بے انتہا گندگی بہار کر آلودہ کر دیا گیا تو انسانی نیز نباتاتی زندگی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ اس تقریر کو بہت سراہا گیا اور اسے ٹیلی ویژن کے مختلف چینلز نے نشر بھی کیا۔ اس جلسہ میں اکال تخت صاحب کے جتھیدار سنگھ صاحب گیانی گوربچن سنگھ جی بھی شامل ہوئے۔

اس جلسہ میں شریک ہونے والے جماعتی وفد میں مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے ساتھ مکرم چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ اور مکرم محمد اکرم صاحب کارکن نظارت امور عامہ شامل ہوئے۔ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اور عبداللہ آتھم کے ساتھ ۱۸۹۳ء میں ایک مباحثہ کیا گیا تھا جو جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا اور مباحثہ کے اختتام پر حضرت مسیح موعودؑ مسلمان جنڈیالہ کی درخواست پر جنڈیالہ تشریف لے گئے تھے۔

☆......الگزنڈر کالج امرتسر میں بھی محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو خطاب کرنے کا موقع ملا۔ جس میں ''جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کی خدمات'' کے زیر عنوان تقریر میں محترم موصوف نے ان خدمات کا تفصیل سے ذکر کیا جو جماعت احمدیہ ساری دُنیا اور ہندوستان میں کر رہی ہے۔ آخر میں سامعین کے سوالات کے جوابات بھی دئے گئے۔ اس سفر میں محترم مولانا صاحب کے ساتھ مکرم مبشر احمد صاحب بٹ استاد جامعہ احمدیہ اور مکرم محمد اکرم صاحب کارکن نظارت امور عامہ شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پروگراموں کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (شمیم احمد غوری، استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

ہفت روزہ اخبار بدر کا ہر گھر میں آنا ضروری ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں دو اخبار قادیان سے شائع ہوتے تھے (۱) الحکم (۲) البدر۔ حضور علیہ السلام نے ان اخبارات کو اپنے دو باز و قرار دیا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد قادیان سے بدر کے نام سے ہفت روزہ اخبار شائع ہونا شروع ہوا، جو آج تک بفضلہٖ تعالیٰ نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔

اس اخبار میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح کے خطباتِ جمعہ اور دیگر خطابات کے مکمل متن شائع ہونے کے علاوہ خلیفۂ وقت کے عالمی دَوروں کی ایمان افروز تفصیل اور دیگر علمی مضامین اور اداریئے شائع ہوتے ہیں۔ مرکزی انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کے ضروری اعلانات شائع ہوتے ہیں۔ وصایا کے اعلان شائع ہوتے ہیں، خصوصی دُعاؤں کی درخواستیں اور شادی بیاہ کی اطلاعات ریکارڈ ہوتی ہیں۔

ساٹھ سال سے زائد عرصہ ہو گیا، ابھی تک یہ اہم اور مفید اخبار ہفتہ میں ایک مرتبہ ہی چھپ رہا ہے جبکہ روزانہ نہیں تو کم از کم ہفتہ میں دو مرتبہ تو شائع ہونا چاہئے تھا لیکن ہفت روزہ ہونے کے باوجود تا حال اس کی سرکولیشن صرف دو ہزار سے کچھ زائد ہے جبکہ ہندوستان ہی کی جماعتوں کے لحاظ سے اس کی اشاعت پانچ ہزار کی تعداد میں ہونی چاہئے تھی۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے کہ:

''انڈیا کی تمام جماعتوں میں احباب جماعت کو یہ اخبار لگوانے کیلئے تحریک کی جائے اور اس سلسلہ میں آپ تمام جماعتوں کے صدران اور زونل وصوبائی امراء کو سرکلر بھجوائیں''۔

لہٰذا تعمیل ہدایت میں بذریعہ اعلان ہٰذا جملہ زونل امراء کرام، مبلغین و سرکل انچارج صاحبان اور جماعتوں کے امراء وصدر صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کے نام یہ اخبار لگوانے کی کوشش کریں اور کوشش کریں کہ کم از کم ہر گھر میں ایک اخبار ضرور پہنچ جائے۔ اگرچہ ہندوستان میں اُردو زبان پڑھنے اور سمجھنے کے لحاظ سے بعض صوبوں میں بہت کمی محسوس ہوتی ہے لیکن احباب جماعت ہندوستان کو ایک تو اُردو زبان سیکھنے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور دوسرے اگر پڑھنا نہ بھی آتا ہو تو ریکارڈ کیلئے اخبار بدر کو گھر میں محفوظ کرنا ضروری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نسلیں استفادہ کریں گی بلکہ آئندہ زمانہ میں یہ بہت قیمتی سرمایہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو اس اہم اخبار کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتے ہوئے اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

افسوس! محترم حوالدار محمد بشیر صاحب، مرحوم آف پٹھانہ تیر (پونچھ کشمیر) وفات پا گئے

افسوس! میرے تایا زاد بھائی حوالدار محمد بشیر صاحب مرحوم ولد حوالدار محمد ابراہیم صاحب مرحوم ۲ اگست ۲۰۱۰ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم تایا صاحب مرحوم نے دوسری جنگ عظیم میں جرمن اور دیگر ممالک کا سفر کیا اُس فوج کی قیادت بابو عبدالکریم صاحب شہید آف پونچھ کر رہے تھے۔ جب آپ مصر پہنچے تو ایک وفد مصر کے جامعہ اظہر کے وائس چانسلر محمود شلتوت سے ملنے گیا۔ اُس میں تایا حوالدار محمد ابراہیم صاحب مرحوم بھی شامل تھے۔ محترم بابو عبدالکریم صاحب شہید نے وائس چانسلر سے وفات مسیح کے بارہ میں قرآن سے فتویٰ چاہا جس پر اُنہوں نے ایک فتویٰ تحریری طور پر دیا جو چھپا ہوا موجود ہے۔

محترم دادا حضرت میاں سانولا صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات قادیان ''مسجد نور'' میں صبح کی نماز میں سجدہ کی حالت میں ہوئی تھی۔ اُن کا مدفن بھی قادیان ہے۔ احمدیت ہمیں وراثۃً ملی ہے مرحوم حوالدار محمد بشیر صاحب مرحوم بائیس سال فوج کی نوکری کر کے ریٹائر ہوئے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، صاف گو، دیانتداری اور امانتداری میں یگانہ، احمدیت کے نڈر مبلغ بے خوف جذباتی احمدی تھے۔ جلسہ سالانہ قادیان پر باقاعدگی سکے ساتھ جاتے اور آخری دو تین سالوں میں تو سال میں دو تین مرتبہ وہ قادیان ساتھ آئے اور کئی کئی دن ٹھہرتے مرحوم بہت سی خوبیوں اور مناقب سے مرصع تھے۔

لین دین میں صاف سچائی کے علمبردار، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کی پاسداری کا لحاظ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت و پیار اور درویشان کرام کی عزت و توقیر اور پیار و عقیدت آپ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ آپ نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی بیوی کا ۱۹۶۲ میں انتقال ہو گیا۔ اُن کے بطن سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی میں بیٹا مکرم مولوی نثار احمد صاحب معلم وقف جدید ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں اور بیٹی بھی صاحب اولاد ہیں اور فارغ البال ہے۔ دوسری بیوی کے بطن سے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ اُن میں سے ایک بیٹا معلم سلسلہ ہے۔ دو بیٹیاں قادیان میں شادی شدہ ہیں۔

آپ موصی تھے، آپ کی میت قادیان پہنچائی گئی۔ نماز جنازہ کے بعد احمدیہ قبرستان میں امانتاً تدفین ہوئی۔ قارئین کرام سے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ پانے اور آپ کے لواحقین اور عزیز بچوں کو صبر کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (بشارت احمد۔ ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ مقیم پونچھ)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر20846:: مَیں مریم صدیقہ زوجہ: منصور احمد صاحب چوہدری قوم: احمدی مسلمان پیشہ: خانہ داری عمر: 32 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: محلّہ احمدیہ ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2009-1-3 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ شوہر -/21,000 روپے۔ زیور طلائی سیٹ ایک عدد وزن 460-46 گرام 23 کیرٹ، چین ایک عدد وزن 300-7 گرام 23 کیرٹ، انگوٹھی ایک عدد 810-3 گرام 23 کیرٹ، بالی ایک جوڑی 800-3 گرام 23 کیرٹ، بالی ایک جوڑی 370-3 گرام 20 کیرٹ۔ کل وزن 740-63 گرام اندازاً قیمت -/74,575 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: چوہدری منصور احمد الامۃ: مریم صدیقہ گواہ: عطاء المومن

وصیت نمبر20847:: مَیں محمد طلحہ ولد: مکرم محمد اسماعیل طاہر قوم: احمدی مسلمان پیشہ: طالب علم عمر: 17 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-01-28 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ زیر تعلیم ہوں کوئی بھی جائیداد پیدا کروں گا تو مجلس کارپرداز کو اطلاع کروں گا۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: وحید الدین شمس العبد: محمد طلحہ گواہ: محمد اسماعیل طاہر

وصیت نمبر20848:: مَیں محمد سلیمان ولد: مکرم تقی الدین صاحب قوم: شیخ پیشہ: معلم سلسلہ عمر: 25 سال تاریخ بیعت: 2002ء ساکن: سناتن پور ڈاکخانہ: سلطان پور ضلع: بیربھوم صوبہ: بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-01-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسار نے آدھا بیگھہ زمین اپنے آبائی گاؤں سناتن پور میں خریدی ہے۔ اسکے علاوہ کوئی جائیداد نہیں۔ جب بھی پیدا کرونگا اسکی اطلاع دونگا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: محمد سلیمان معلم گواہ: سید قیام الدین

وصیت نمبر20849:: مَیں محمد اسرار احمد ولد: مکرم جبار خان قوم: احمدی پیشہ: ملازمت عمر: 30 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: بیاور ڈاکخانہ: بیاور ضلع: اجمیر صوبہ: راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-1-8 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ خاکسار بطور معلم وقف جدید بیرون خدمت بجا لا رہا ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3718 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: محمد اسرار احمد گواہ: مبارک احمد تقویٰ

وصیت نمبر20850:: مَیں خالد احمد ملکانہ ولد: مکرم مشتاق احمد ملکانہ قوم: احمدی پیشہ: ملازمت عمر: 25 سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: جے پور ڈاکخانہ: جے پور ضلع: جے پور صوبہ: راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-1-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ خاکسار بطور معلم وقف جدید بیرون خدمت سلسلہ بجا لا رہا ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4166 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: خالد احمد ملکانہ گواہ: مبارک احمد تقویٰ

وصیت نمبر20851:: مَیں محمد الیاس ولد: مکرم چاہت خان قوم: احمدی پیشہ: ملازمت عمر: 27 سال تاریخ بیعت: 2002ء ساکن: جے پور ڈاکخانہ: جے پور ضلع: جے پور صوبہ: راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-1-6 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ خاکسار بطور معلم وقف جدید بیرون خدمت سلسلہ بجا رلا رہا ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: خواجہ عطاء الغفار العبد: محمد الیاس گواہ: مبارک احمد تقویٰ

اُذکروا موتٰکم بالخیر::

محترم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت کیندرا پاڑا

شگفتہ مزاج، حلیم الطبع، متواضع، منکسر المزاج، صالح، احمدیت کا فدائی، دین اسلام کا سچا درد رکھنے والا غریب پرور تھا، ہمارا پیارا بھائی شیخ محمود احمد جو چند دنوں کی علالت کے بعد ۲۹ رجنوری ۲۰۱۰ء بروز جمعۃ المبارک دائمی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے حقیقی خالق و مالک سے جاملا۔ انا لله وانا اليه راجعون۔

آپ کی وفات کی خبر سنکر ہر کوئی صدمہ مفارقت سے افسردہ تھا۔ آپ کے والد شیخ رحمۃ اللہ صاحب اور دادا جان شیخ امیر اللہ صاحب مرحوم نے خلافت ثانیہ کے عہد میں قبولیت احمدیت کی سعادت پائی۔ حضرت مولوی سید ضیاء الحق صاحب رضی اللہ عنہ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ آپ کے دادا شیخ امیر اللہ صاحب شہر کیندر پاڑا کے اولین احمدیوں میں شمار ہوئے۔ آپ نے خدمات سلسلہ احسن رنگ میں بجالانے کی توفیق پائی۔ ابتدائی ایام میں کیندر پاڑہ شہر میں غیر احمدیوں نے شدید مخالفت کی۔ جس سے احمدیوں کا جینا دوبھر ہوگیا۔ خدا کے فضل سے اُنہی ایام میں محترم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح کا کیندر پاڑہ میں ورود ہوا۔ جناب شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم نے اُنہیں ایک الٰہی اور غیبی مدد سمجھ کر اپنے مکان میں پناہ دی اور شدید مخالفت کے باوجود قریشی صاحب مرحوم کے ساتھ مل کر تبلیغی جدوجہد شروع کر دی اور عرصہ تک ملاؤں کے ظلم وستم کے تختہ مشق بنے رہے، بعدہ قریشی صاحب نے احباب کے مشورہ سے کیندر پاڑہ میں ہی دوسری شادی کر لی اور کافی عرصہ کیندر پاڑہ میں مقیم رہے۔ اس شادی سے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک بیٹا عطا کیا۔ جن کا نام محمد سعید ہے۔ جو اس وقت دار الحجرت ربوہ میں خدمات دینیہ میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم کے خاندان کے اکثر افراد نورِ احمدیت سے منور ہوئے اور یہ جماعت تادمِ تحریر ترقی پذیر ہے۔ فالحمد لله على ذالک۔

مکرم شیخ محمود احمد صاحب مرحوم کی تعلیم ہائی انگریزی سکول کے اختتام تک تھی۔ آپ نے ہمیشہ خدمتِ دین کو ایک فضل الٰہی سمجھا اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ مصروف رہتے تھے۔ مرکزی مبلغین کے دورہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھا کر کیندرا پاڑا کے ٹاؤن ہال میں اور شہر کے دیگر جگہوں میں تبلیغی جلسہ کروانے کا بڑا شوق تھا۔ اس میں خود کام کرتے اور زرِ کثیر خرچ کرتے تھے اور اپنی ساری آرام و آسائش بھول جاتے۔ مبلغین کی خدمات بجالانے میں خوشی محسوس کرتے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو خاص محبت اور والہانہ عقیدت تھی۔ حضرت میاں صاحب جب بھی صوبہ اڑیسہ کا دورہ فرماتے تو جماعت احمدیہ کیندرا پاڑا کو اپنے پروگرام میں شامل کرتے۔ آپ کا قیام شیخ صاحب کے مکان میں ہی ہوتا۔ اسی طرح متعدد مرتبہ محترم میاں صاحب نے مع فیملی شیخ صاحب کے گھر میں قیام کر کے آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ قیام کے دوران شیخ صاحب مرحوم حضرت میاں صاحب اور شریک وفد کی خدمات بجالا کر بے حد خوشی محسوس کرتے۔ اپنی اولاد کو بھی اُس بزرگ ہستی سے مستفیض ہونے کی تلقین فرماتے۔

مرحوم شیخ محمود احمد صاحب کے اندر مہمان نوازی کی صفت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ امیر غریب، احمدی، غیر احمدی اور غیر قوم کے لوگوں کی مہمانی کرتے اور خوشی محسوس کرتے اور خدا کا شکر بجالاتے۔ آپ غریب پرور انسان تھے۔ ہر انسان سے ہمدردی کرتے۔ نادار مسکنوں کی ہر لحاظ سے خدمت کر کے مالی امداد فرماتے اور اس میں مذہب وملت کی تمیز نہ کرتے۔ کسی کو مصیبت میں پڑتے دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور ہر ممکن امداد کرتے۔ بارہا دیکھا گیا ہے ہسپتال میں جا کر مستحقین مریضوں کی تیمارداری کرتے اور پھل اور دوائی خرید کر دیتے۔

نازونعم میں پلے آپ والدین کے اکلوتے لڑکے اور دو بہنوں کے بھائی تھے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے روح پرور ماحول میں پرورش پانے کے باعث صاحبِ جاہ وحشمت ہونے کے باوجود ہمیشہ صراط مستقیم پر قائم رہے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور اپنی اولاد کو بھی پابند ہونے کی تلقین کرتے رہتے۔

مرحوم مقبول عام اور ہر دل عزیز انسان تھے۔ آپ ٹھیکا داری کا کام کرتے تھے۔ اس لئے شہر اور قرب وجوار میں ہر انسان آپ کو جانتا تھا۔ آپ دو مرتبہ صدر جماعت کے عہدہ پر منتخب ہوئے۔

آپ باقاعدگی سے ایم ٹی اے دیکھا کرتے تھے اور دوسروں کو دیکھنے کی تلقین کرتے تھے۔ خلفاء کرام سے آپ کو بے حد محبت تھا۔ ۱۹۹۱ء میں آپ نے مع فیملی قادیان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے آپ کی خاص ملاقات ہوئی۔ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب مرحوم کی صدارت کے زمانہ میں کیندرا پاڑا میں ایک مسجد بنانے کی منظوری مل گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح رابعؒ کی نظر کرم اور احباب جماعت کیندرا پاڑا کی بھرپور تعاون سے آپ کے زمانہ صدارت میں ایک خوبصورت مسجد بن گئی اور کیندرا پاڑا جماعت کی دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین لڑکے اور پانچ لڑکیوں سے نوازا۔ آپ نے اپنی اولاد کو اچھی تعلیم دی اور تربیت کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی ساری اولاد کسی نہ کسی رنگ میں خدماتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ خاص طور پر آپ کے فرزند اکبر شیخ مبشر احمد انجینئر قابل رشک دینی خدمات بجالا رہے ہیں۔ ذلك فضل الله يوتيه من يشاء۔

شیخ صاحب مرحوم کے بڑے داماد مولوی شیخ غلام الحلیم صاحب عرصہ ۳۷ سال بطور مبلغ سلسلہ خدمات بجالائے اور بعد ریٹائرمنٹ بھی خدمات سلسلہ کے مواقع پا رہے ہیں۔

مولا کریم مرحوم بھائی کو غریق رحمت کرے۔ اور جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ (سید کمال الدین۔ کوسمبی اڑیسہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۹/اگست ۲۰۱۰ء قبل نماز ظہر وعصر بمقام بیت الفضل لندن، درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب آف کینڈا۔

نماز جنازہ غائب: ☆......مکرم موسیٰ رستمی صاحب صدر جماعت Kosovo۔ ۵ اگست ۲۰۱۰ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کوسووو میں ۲۰۰۰ء میں جب جماعت کا قیام عمل میں آیا تو جنگ کی وجہ سے نامساعد حالات کے باوجود اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کیا۔ جماعتی رقوم کو بہت احتیاط سے خرچ کیا کرتے تھے۔ جماعت کے پہلے مشن ہاؤس کی تکمیل کے ہر مرحلہ پر اخراجات کا خود جائزہ لیتے رہے اور بہت سارا حصہ وقار عمل کے ذریعہ مکمل کروایا۔ ایک دفعہ انہیں پتہ چلا کہ ان کی تنخواہ مبلغ سے کچھ زیادہ ہے تو پوچھے اور بتائے بغیر ہی اپنی تنخواہ کو کم کرلیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میری تنخواہ ایک مبلغ سے زیادہ ہو۔ انہیں Kosovo میں جماعت کو صحیح بنیادوں پر قائم کرنے اور نومبائعین کی تربیت کی ہر لحہ فکر رہتی تھی۔ نومبائعین ان کی فیملی ممبر کی طرح ہوتے تھے جن کی تربیت کے ساتھ ساتھ یہ ان کی ہر قسم کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ انہی کی محنت کا نتیجہ ہے کہ کوسووو جماعت کی اکثریت موصی اور نتہائی پڑھے لکھے افراد پر مشتمل ہے۔ آپ انتہائی متقی، پرہیزگار اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے باوفا مخلص انسان تھے۔ نماز اس قدر خشوع وخضوع اور رقت کے ساتھ ادا کرتے کہ ہر دیکھنے والا اس پر رشک کرتا تھا۔

☆......مکرم مولوی فیض احمد صاحب درویش قادیان ۳۱ جولائی ۲۰۱۰ء کو ۸۲ سال کی عمر میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ابتدائی ۳۱۳ درویشوں میں سے ہیں جو حفاظت مرکز کیلئے قادیان میں رکھے گئے تھے۔ آپ دیہاتی مبلغ کے طور پر پچیس سال سے زائد عرصہ جنوبی ہند کے مقامات (نندگڑھ، تیماپور، یادگیر اور شمولہ) میں کامیاب خدمت بجالاتے رہے۔ ۱۹۸۲ء میں آپ کو مرکز بلالیا گیا اور اس دوران ٹیوٹر بورڈنگ جامعہ احمدیہ اور قائد عمومی مجلس انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بڑے سادہ طبیعت، خوش مزاج، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ ساری زندگی نیکی اور تقویٰ سے بسر کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ۔ ۲۳ جولائی ۲۰۱۰ء کو دل کے حملہ سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بچپن میں ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے بینائی سے محروم ہوگئے لیکن آپ نے بریل سسٹم کے ذریعہ پڑھائی جاری رکھتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے ہسٹری کیا۔ بعد ازاں گورنمنٹ کالج جوہر آباد، گورنمنٹ کالج گوجرہ اور گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور پروفیسر خدمات بجالاتے رہے۔ جب مجلس نابینا ربوہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ اس کے صدر مقرر ہوئے اور تاوفات بطور صدر مجلس خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نے ابتدائی دور میں اس مجلس کے اخراجات بھی خود ہی برداشت کئے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ ناصرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب۔ مظفر گڑھ۔ ۱۰ اپریل ۲۰۱۰ء کو ۹۰ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو قرآن کریم پڑھانے کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مظفر گڑھ میں پہلے صدر لجنہ مقامی اور پھر ضلعی صدر منتخب ہوئیں۔ سالہا سال تک مرکز اور ضلع سے آنے والے مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام بڑی لگن اور بشاشت سے کرتی رہیں۔ ۱۹۷۴ء میں آپ کو مرکز اور ضلع سے مسجد کی حفاظت کیلئے آنے والے خدام کی خدمت کا بھی موقعہ ملا۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، بے حد صابر وشاکر اور ملنسار خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا اور اپنے بچوں میں بھی خلافت سے تعلق کو مضبوط کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

☆......مکرم مشہود احمد صاحب آف دبئی ۱۰ جون ۲۰۱۰ء کو ایک حادثہ میں سمندر میں ڈوبنے سے ۴۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت الف دین خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ ۱۵ سال سے دبئی میں رہائش پذیر تھے اور اس دوران مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور نیشنل عاملہ میں مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ سارہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم رانا نعیم الدین صاحب کارکن حفاظت خاص لندن۔ آپ کچھ عرصہ قبل بیٹی کی وفات پر ربوہ گئی تھیں کہ ۲۶ جولائی ۲۰۱۰ء کو خود بھی ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت دولت خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ، صابر وشاکر، وفادار اور نیک خاتون تھیں۔ بہت مہمان نواز اور ملنسار تھیں۔ کبھی کسی سے ناراض نہ ہوتیں۔ ہمیشہ حوصلہ اور صبر کا مظاہرہ کرتیں۔ جماعتی چندوں اور مالی تحریکات میں شوق سے حصہ لیتیں۔ خلافت اور نظامِ جماعت سے غیر معمولی تعلق تھا۔ مرحومہ کے شوہر ۱۰ سال تک اسیر راہ مولیٰ رہے تو اس دوران آپ نے نہایت صبر وقناعت کے ساتھ وقت گزارا۔ بچوں کی نیک تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں اپنے شوہر کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆......مکرمہ طاہرہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد خان صاحب۔ دارالعلوم غربی ربوہ۔ ۱۰ جولائی کو حرکتِ قلب بند ہونے سے ۴۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتیں۔ بالخصوص دعوت الی اللہ کے کاموں میں پیش پیش رہتیں اور جماعتی انتظام کے تحت تبلیغی سفروں میں شامل ہوا کرتی تھیں۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتیں۔ بہت دعا گو، غریبوں کی ہمدرد اور ہر کسی کے کام آنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم رانا نعیم الدین صاحب کارکن حفاظت خاص لندن کی بیٹی تھیں۔

۸۔ مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ۔ اہلیہ مکرم ملک احمد دین صاحب لودھراں ۱۷ مئی ۲۰۱۰ء کو ۷۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مولوی اللہ بخش صاحبؓ کی نواسی اور حضرت مولوی خدا بخش صاحب کی پوتی تھیں۔ نہایت نیک پاکباز اور صالحہ خاتون تھیں۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد اور بلا ناغہ تلاوت قرآن کریم کی عادی تھیں۔ بچوں کو گھر میں قرآن کریم بڑے شوق سے پڑھاتیں اور اپنی آخری عمر میں قرآن کریم کے بعض حصے حفظ کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ملک منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ (علی پور ضلع مظفر گڑھ) کی والدہ تھیں۔

☆......مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد۔ ۲۱ جون ۲۰۱۰ء کو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے اپنی جماعت ۶۹ رب گھسیٹ پورہ میں قائد مجلس، سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سے بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ اسی طرح نظام جماعت سے بھی بے مثال اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحوم کو قرآن کریم سے بے حد محبت تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ نماز باجماعت کی پابندی کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کرتے تھے۔ بہت ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بہنیں اور پانچ بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ کراچی میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

☆......مکرم محمد احسان الحق صاحب نواب شاہ سندھ۔ ۲۷ مارچ ۲۰۱۰ء کو ۶۸ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے سیکرٹری تعلیم اور صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی عہدیداران، واقفین زندگی اور مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، لین دین کے بہت کھرے اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے مخلص انسان تھے۔

☆......مکرم عبدالمنان صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ یکم جون ۲۰۱۰ء کو ۵۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی محبت کرنے والے اور ایک صابر وشاکر مخلص انسان تھے۔ آپ نے محاسب، سیکرٹری وقف نو اور سیکرٹری مال کے علاوہ انصار اللہ کے آڈیٹر اور احمدیہ انجینئرگ ایسوسی ایشن کے ممبر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیز خلافت لائبریری اور فضل عمر فاؤنڈیشن میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ چندوں میں ہمیشہ استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے اور جماعت کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے تھے۔

☆......مکرمہ رشیدہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد پرویز صاحب۔ جرمنی ۲ جولائی ۲۰۱۰ء کو بائی پاس آپریشن کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان کے ہاں خادمہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ کچھ عرصہ سے جرمنی میں رہائش پذیر تھیں۔ وہاں آپ نے نیشنل معاونہ ضیافت، سیکرٹری تعلیم اور صدر حلقہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی صابر وشاکر، عبادت گزار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆☆

بدر میں بغرض اشاعت رپورٹیں بھجوانے والے احباب متوجہ ہوں

اخبار بدر میں شائع کرنے کیلئے جماعتوں اور ذیلی مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوتی ہیں بعض اوقات رپورٹ میں ضروری معلومات شامل نہیں ہوتیں۔ بعض دفعہ مقامی جگہ اور معلم، مبلغ، منعقدہ جلسہ، صدر کا نام یا تاریخ ہی درج نہیں ہوتی۔ اگر ہو تو ایسی مبہم ہوتی ہے کہ پڑھی ہی نہیں جاتی۔ بعض دفعہ معین اعداد وشمار وضروری کوائف کے بغیر ہی رپورٹ بغرض اشاعت بھجوادی جاتی ہے۔ لہٰذا تمام مبلغین معلمین کرام اور جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران سے گزارش ہے کہ ان امور کا خیال رکھتے ہوئے جماعتی قواعد وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے خوش خط تحریر میں اولین وقت پر اپنی رپورٹیں بھجوائیں تاکہ انہیں شائع کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہو۔ (ادارہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

MTA INTERNATIONAL

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہ ھدیٰ Repeate	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہوسکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

فریضہ زکوٰۃ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍جنوری ۲۰۰۶ء میں فرماتے ہیں:

’’ پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہیئے اور اسمیں بھی کافی گُنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں۔ ان پر زکوٰۃ دینی چاہیئے جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہیئے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے۔ اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔‘‘

تمام صاحب نصاب افراد جماعت وخواتین سے درخواست ہے وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق دے اور اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

تعمیر مساجد فنڈ

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تعمیر مساجد کی ایک مد قائم ہے بعض جماعتیں مقامی طور پر خوشی سے تعمیر مسجد کے کاموں کیلئے مالی قربانی کرتی ہیں۔ بعض جماعتیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں وہ اپنی جماعت میں تعمیر کیلئے سارے اخراجات کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتیں۔ ایسی جماعتوں کو صدر انجمن احمدیہ حسب گنجائش بجٹ اپنی مختص رقم میں سے حسب ضرورت رقم دیتی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے گھر میں کوئی خوشی ہوئی نوکری میسر آئے نوکری میں ترقی حاصل ہو نیا مکان بنانے کی توفیق ملے تو اس موقعہ پر تعمیر مسجد کی مد میں حسب توفیق چندہ کی ادائیگی کرنی چاہیئے نیز غیر حیثیت افراد کو اس میں نمایاں حصہ لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ چندہ دہندگان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی Website

www.alislam.org/badr

پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

خریداران بدر اپنے بقایہ جات کی جلد ادائیگی کردیں۔ جزاکم اللہ

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

’’اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 16 December 2010 Issue No. 50

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

محرم کے مہینہ میں ہمارے لئے یہ سبق ہے
کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر ہمیشہ درود بھیجتے رہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 10 ردسمبر 2010ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک شعر ہے۔

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے، دشمن کو تیر چلانے دو

فرمایا: اس شعر میں جماعت کو صبر و حوصلہ اور استقامت کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ نظم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۵ء میں لکھی تھی جب جماعت کی مخالفت زوروں پر تھی۔ اس شعر سے ہر مسلمان کی نظر میں اسلام کی تاریخ کا ایک دردناک واقعہ آجاتا ہے لیکن اس اندوہناک واقعہ کی حقیقت کا صحیح ادراک وہی کرسکتا ہے جو خود ظلموں کی چکّی میں پیسا جا رہا ہو اس واقعہ پر ہمدردی افسوس اور غم کا اظہار ہر مسلمان کرتا ہے اور شیعہ صاحبان ہر سال محرم کے مہینہ میں اس کا اظہار اپنے طریق پر کرتے ہیں اور گو ہمارے نزدیک اس معاملہ میں وہ غلو سے بھی کام لیتے ہیں لیکن یہ ان کا اپنا ایک اظہار ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس ظلم کی حقیقت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو ظلموں میں سے گذر رہا ہے اور آج جماعت احمدیہ سے زیادہ کون اس واقعہ کو سمجھ سکتا ہے اسی لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں۔ یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو۔

فرمایا: حضرت حسین رضی اللہ کے واقعہ میں یہ دونوں فریق کون تھے۔ یہ دونوں کلمے کا دعویٰ کرنے والے تھے لیکن ان میں سے ایک کلمے کی حقیقت کو جانتے ہوئے مظلوم بنا اور دوسرا کلمے کی حقیقت کو نہ جانتے ہوئے ظالم بنا۔ واقعہ کربلا جس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے خاندان کے افراد اور چند ساتھیوں کو شہید کیا گیا، اصل میں یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ہی ایک تسلسل تھا۔ جب تقویٰ میں کمی آجاتی ہے اور دنیا دین پر مقدم ہوجاتی ہے تو پھر یہی کچھ ہوتا ہے اور ظلم و بربریت کی انتہا ہو جاتی ہے۔ اللہ والوں کا اللہ کے نام پر خون بہایا جاتا ہے حتیٰ کہ معصوموں کا خون بہانے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ اللہ کے ماننے والوں کو اللہ کے نام پر دکھوں اور تکلیفوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور اس سے بڑھ کر اُن لوگوں کی اور کیا بدنصیبی ہوسکتی ہے جو خدا اور رسول کے نام پر ظلموں کا بازار گرم کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی حالت کے بارے میں فرماتا ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاعَدَّلَه عَذَابًا عَظِيْمًا۔ (النساء: ۹۴)

ترجمہ: اور جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

فرمایا: اللہ نے ایسے شخص کیلئے ناراضگی کی انتہا کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ صرف یہ نہیں فرمایا کہ جہنم میں جائے گا بلکہ فرمایا لمبے عرصے تک جہنم اس کا ٹھکانہ ہوگا اور وہ اللہ کی لعنت کا مورد بنتا رہے گا۔ یہ اللہ کی لعنت معمولی چیز نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا عذاب ہے۔ اس سے زیادہ بدنصیبی کیا ہوگی کہ کلمہ گو ہو کر ایک شخص عذاب اور لعنت میں گرفتار ہو۔ پس جو لوگ اپنے دنیوی اقتدار اور ہوس کیلئے ایسے ظالمانہ فعل کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی انتہائی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں اور جو مظلوم ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے حضور میں رزق دیئے جا رہے ہیں۔

فرمایا: پس جو اللہ کے نزدیک زندہ ہے اور اپنے رب سے جنتوں کا رزق پاتا ہو، اسے اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے اور حضرت امام حسینؓ انہی لوگوں میں شامل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق بشارت دی ہے کہ وہ سردارانِ جنت میں سے ہوں گے اور فرمایا میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ اور اے اللہ! تو بھی ان سے محبت کر۔ پس جو آنحضرت ﷺ کی اسقدر دعاؤں کے وارث ہیں جنہیں شہادت کا مقام حاصل ہے وہ یقیناً جنت کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہیں۔

فرمایا: یہ محرم کا مہینہ ہے۔ اس کے پہلے عشرہ سے ہم گذر رہے ہیں۔ آج سے ۱۴ سو سال قبل ظالموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کو شہید کردیا تھا۔ ان ظالموں نے یہ خیال نہ کیا کہ وہ کس ہستی پر تلوار اٹھا رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا، جب ایمان مفقود ہو جاتا ہے تو پھر سب احساسات مٹ جاتے ہیں اور جب اللہ کا خوف ختم ہوجائے تو پھر نیکی اور بدی کی تمیز مٹ جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانی اقدار قائم کرنے کیلئے تشریف لائے تھے آپ نے جنگوں کے بھی کچھ اصول بیان فرمائے ہیں اور دشمن سے بھی انصاف کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے ان تمام بدعادات و رسومات کو ختم کیا جن سے انسانی قدریں پامال ہوتی ہیں۔ آپؐ نے تو کفار سے بھی عفو اور نرمی کا سلوک فرمایا لیکن ان لوگوں نے جنہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا انہوں نے اس بات کا ذرہ بھی خیال نہ کیا کہ معصوم بچوں اور عورتوں کو بھی تہہ تیغ کردیا۔ عورتوں کے سروں سے چادریں اتاریں، گھوڑوں کے کُھروں سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نعش کی بے حرمتی کی۔ آپ کا سر کاٹ کر الگ کردیا اور کوفہ کے گورنر کو بھیجا گیا جس نے پھر وہ یزید کے پاس بھیج دیا۔ تو یہ سلوک تھا جو آپ کی نعش کے ساتھ ان لوگوں نے کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت امام حسین نے پسند نہ کیا کہ وہ ایک فاسق فاجر کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت کا درجہ عطا فرما کر اپنے مقام قرب سے نوازا لیکن جو حال یزید کا ہوا ہے۔ اس کے بیٹے نے اس کے تخت پر بیٹھنے سے انکار کردیا اور یہ کہا کہ میرا باپ اور دادا قصوروار تھے۔ یہ کتنی زبردست شہادت ہے کہ یزید کی خلافت پر خود اس کا بیٹا متفق نہ تھا۔ اس سے بڑا کیا ذلت کا سامان ہوسکتا ہے کہ اولاد خود باپ کی ذلت کر رہی ہو۔

فرمایا: محرم کے مہینے میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر ہمیشہ درود بھیجتے رہیں اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کریں اور یزید صفت لوگوں کے سامنے استقامت دکھاتے ہوئے ہمیشہ حق پر ڈٹے رہیں اگر ہم اس پر قائم رہے تو وہ فتح اور کامیابی ہمیں حاصل ہوگی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے مقدر ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جو آپ نے حضرت امام حسین کے اوصاف حسنہ کے ذکر میں فرمایا ہے اور پھر فرمایا کہ محرم کے مہینہ میں دعا کریں کہ کسی قسم کا فساد نہ ہو اور یہ خیریت سے گذرے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے اور ان ممالک کے احمدیوں کو جہاں دشمن احمدیت کے خلاف شرارتیں کر رہے ہیں، حفاظت سے رکھے۔

آخر پر حضور انور نے افریقہ کے دو مخلص احمدیوں اور بنگال کی ایک خاتون جو کہ بنگلہ ڈیسک کے انچارج مکرم فیروز عالم صاحب کی والدہ ہیں کی وفات کا تذکرہ کیا اور بعد نماز جمعہ ہر سہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ☆

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ ۲۰۱۰ء کو اب مختصر ایام رہ گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو مہمانان کرام قادیان تشریف لاتے ہیں۔ وہ سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقع پر فرمایا کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں، جو عنقریب اس میں آملیں گی، کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

نیز فرمایا کہ "پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں، مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمان کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا"۔

لہٰذا جملہ افراد جماعت سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک سال رواں کا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا ہے۔ ان سے گذارش ہے کہ جلد مقامی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو اس کی ادائیگی کردیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے اور افراد جماعت کے اموال میں برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان